877

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ9-مارچ2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوالات

(محکمہ جات صنعت اور کان کنی ومعدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

صوبے میں خواتین کے تحفظ کے لئے اقدامات پر عام بحث

879

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،9-مارچ2012

(یوم الجمع،15-ربیع الثانی1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ۝ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۝ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۝
لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ
سٰفِلِيۡنَ ۝ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ
اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ۝ اَلَيۡسَ اللّٰهُ
بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ۝

سورة التّین آیات1تا8

انجیر کی قسم اور زیتون کی(1)اور طور سینین کی(2)اور اس امن والے شہر کی (3) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے(4) پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا (5) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے(6) تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟(7) کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟(8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

آقا میرے قرار ہیں ہر بے قرار کے
محبوب کل ہیں یار ہیں پروردگار کے
دیتا خُدا ہے اِس میں ذرا شک نہیں مگر
دیتا ہے نعمتیں وہ محمد ﷺ پہ وار کے
صدقہ حسین و حسن کا خیرات دیجئے
در پہ کھڑے ہیں آپ ﷺ کو منگتے پُکار کے
بازارِ مصطفیٰ ﷺ ہے یہاں نقد مانگ تُو
او نا سمجھ یہاں نہیں سودے اُدھار کے

سوالات

(محکمہ جات صنعت اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت اور کانکنی و معدنیات کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 880 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے سردار خالد سلیم بھٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں ریت کے ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*880: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ریت کی جگہوں کا ٹھیکہ دینے کا کیا معیار ہے اور ٹھیکہ کی شرح کیا ہے؟

(ب) اگر کسی کی ذاتی زمین سے ریت نکلتی ہے تو کیا اس پر بھی ٹیکس لگایا جاتا ہے، اگر ہاں تو ٹیکس کی شرح کیا ہے؟

(ج) ریت کے ٹھیکہ کی مدت کیا ہوتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

الف) محکمہ معدنیات سروے آف پاکستان کی شیٹس کے مطابق مختلف رقبہ جات کے نقشے تیار کر کے ریت کی نیلامی کے لئے پیش کرتا ہے اور پٹہ جات ان نقشوں کے مطابق عطا کئے جاتے ہیں۔ عام ریت کا حکومت کی طرف سے شیڈول ریٹ مقرر نہ ہے۔ پٹہ دار عام ریت کی ڈیمانڈ اینڈ سپلائی کے اصول پر قیمت وصول کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔

(ب) عام ریت معدن کی تعریف میں آتی ہے اور حکومت کی ملکیت ہے لہذا ریت چاہے کسی آدمی کی ذاتی زمین سے بھی نکلتی ہے تو اس پر محکمہ معدنیات کا ٹھیکیدار عام ریت کی قیمت وصول

کرنے کا مجاز ہوتا ہے جیسا کہ ضمن نمبر 1 کے جواب میں بتایا گیا ہے۔ عام ریت کا شیڈول ریٹ مقرر ہے۔

(ج) ریت کے ٹھیکہ کی میعاد دو سال ہوتی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ پٹہ دار عام ریت کی ڈیمانڈ اینڈ سپلائی کے اصول پر قیمت وصول کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ شیڈول ریٹ مقرر نہ کر کے اور ٹھیکیدار کو صوابدیدی اختیار دے کر کیا محکمہ ٹھیکیدار کو لوٹ مار کی اجازت نہیں دے رہا اور اس کا شیڈول ریٹ مقرر کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! اس کا شیڈول ریٹ مقرر ہے جس پر ہم نیلامی کرتے ہیں۔ اس کے دو حصے ہیں کہ اگر کسی پرائیویٹ مالک کی کوئی زمین ہے اور وہاں سے ریت یا کوئی ایسی چیز نکلتی ہے تو وہ محکمہ کانکنی کی بھی ملکیت ہوتی ہے۔ محکمہ کانکنی جب وہاں نیلامی کرتا ہے تو اس کا ریٹ تین روپے فی مکعب فٹ ہوتا ہے اور اس میں سے ڈیڑھ روپیہ زمین کے مالک کو دیا جاتا ہے۔ یہ اس کی صوابدید ہے کہ اگر وہ نہیں نکلوانا چاہتا تو اس پر کوئی زبردستی نہیں ہو سکتی۔ ریت کا ریٹ تین روپے فی مکعب فٹ مقرر ہے ٹھیکیدار اس سے زیادہ ریٹ پر نہیں بیچ سکتے اگر کوئی شکایت آتی ہے تو محکمہ اس کو ضرور دیکھتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ منسٹر صاحب سے جو سوال پوچھا جائے اسی کا جواب دیا کریں کیونکہ لمبی بات سے وقت ضائع ہوتا ہے اور سوال رہ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ محکمہ خود لکھتا ہے کہ پٹہ دار عام ریت کی ڈیمانڈ اینڈ سپلائی کے اصول پر قیمت وصول کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ میں نے اپنے پاس سے statement نہیں دی بلکہ یہ محکمہ کی statement ہے۔ اب وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ شیڈول ریٹ مقرر ہے جبکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ شیڈول ریٹ مقرر نہ ہے۔

جناب سپیکر! اس میں دوسری چیز یہ ہے کہ نہروں سے جو ریت نکلتی ہے، وہ نکلتی نہیں بلکہ کہیں سے آتی ہے۔ کیا معدنیات والے اس کا بھی ٹھیکہ دیتے ہیں کیونکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ وہ ٹھیکیدار نہروں کے "L" سیکشن اور نہروں کے کناروں کو تباہ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے نہروں میں شگاف پڑتا ہے اور نہروں کے اندر سے ریت نہیں نکلتی۔ یہ کس اتھارٹی کے تحت معدنیات والے نہروں کی ریت

کا بھی ٹھیکہ دے دیتے ہیں جس سے آبپاشی والوں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے یہ پہلے سوال اور اس سوال کی بھی وضاحت کر دیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چوہدری عبدالغفور): جناب سپیکر! نہروں سے جو ریت نکلتی ہے وہ محکمہ آبپاشی کی ہوتی ہے اور وہ ہی اس کو دیکھتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ آپ کے محکمہ نے خود لکھا ہے کہ شیڈول ریٹ مقرر نہ ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (چوہدری عبدالغفور): جناب سپیکر! ریت کا 3 روپے مکعب فٹ شیڈول ریٹ مقرر کر دیا گیا ہے۔ یہ پرانا سوال 2008 کا ہے اس لئے مقرر کیا جانے والا ریٹ اس میں add نہیں کیا گیا۔ نہروں سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ محکمہ آبپاشی خود دیتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! وزیر موصوف اپنی معلومات درست کر لیں کیونکہ جواب 7-مارچ 2012 کو موصول ہو رہا ہے۔ یہاں سوال کرنے کا تعلق نہیں ہے بلکہ تعلق جواب وصول ہونے سے ہے۔ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اب شیڈول ریٹ مقرر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 7-مارچ کے بعد شیڈول ریٹ مقرر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ یہ اپنے محکمہ سے چیک کر لیں کہ نہروں کی ریت کا ٹھیکہ ان کا محکمہ دیتا ہے یا محکمہ آبپاشی دیتا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چوہدری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ نہروں کی ریت کا ٹھیکہ ہم نہیں دیتے بلکہ محکمہ آبپاشی دیتا ہے۔ اس سوال کا جواب 19-09-2009 کا ہے۔

جناب سپیکر: اسمبلی کو جواب 7-مارچ کو موصول ہوا ہے۔ آپ نے کب جواب دیا؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چوہدری عبدالغفور): جناب سپیکر! 19-09-2009 کو محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! تو پھر جواب کی کاپی میں محکمہ کی تاریخ دے دیا کریں تاریخ وصولی نہ لکھا کریں۔

وزیر کانکنی و معدنیات (چوہدری عبدالغفور): جناب سپیکر! اس کا جواب 19-02-2009 کو آیا ہے، یہ پرانا سوال ہے اور اسی وقت کا یہ جواب تھا۔ یہ سوال اسمبلی کے floor پر نہیں آ سکا تھا اسی لئے اس کو یہ دوبارہ لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: مجھے اپنے دفتر سے پتا کرنے دیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا منور غوث صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! ابھی شیڈول ریٹ کی بات ہو رہی تھی تو کیا محکمہ معدنیات میں صرف ریت کے ٹھیکہ جات میں شیڈول ریٹ مقرر نہیں یا جو پہاڑیاں ضلع سرگودھا، خوشاب اور اٹک میں ہیں کیا وہ بھی اس محکمہ کے underآتی ہیں، وہاں بھی شیڈول ریٹ مقرر نہیں ہیں بلکہ ٹھیکیدار کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے کہ وہ جہاں بھی چاہے ٹھیکہ لے کر اپنی مرضی سے ریٹ وصول کرے، کیا منسٹر صاحب ریٹ و شیڈول کے متعلق فرمائیں گے کہ یہ کب تک شیڈول مقرر کریں گے اور کیا گورنمنٹ اس کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: ریت کا تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! نہیں، میں پوری ذمہ داری سے بات کر رہا ہوں کیونکہ میرے حلقہ میں سب سے زیادہ پہاڑیاں ہیں۔ پنجاب حکومت کو معدنیات میں سب سے زیادہ آمدنی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا سے ہوتی ہے۔ وہاں پر معدنیات کے فنڈ سے سڑکیں بھی بنائی گئی ہیں لیکن اب ان سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہو گئی ہے اور ان کی مرمت بھی نہیں کی جا رہی۔

جناب سپیکر: وہ تو علیحدہ بات ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! وہاں پر کئی دفعہ مزدوروں، لیبر یونین، کھاٹوں والوں اور crashers والوں کی اس شیڈول ریٹ کے متعلق ہڑتالیں ہو چکی ہیں اور اُس وقت راجہ ریاض صاحب صوبائی وزیر معدنیات تھے جنہوں نے کمیٹی بنائی تھی۔ وہاں پر سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری اور ڈائریکٹر جنرل گئے ہیں، ساتھ ہم وہاں کے دو ایم پی ایز بھی گئے تھے لیکن آج تک شیڈول مقرر نہیں کیا گیا۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ریت کے ساتھ ساتھ کیا پہاڑیوں کے لئے بھی کوئی شیڈول مقرر کریں گے اور حکومت پنجاب اس کے لئے کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ریت کے متعلق آپ نے بتا دیا ہے مگر اب یہ پتھر کی بات کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے اس کا شیڈول جاری کیا ہے یا نہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! صرف ریت کا شیڈول مقرر کیا گیا ہے جبکہ عام پتھر کا شیڈول ریٹ مقرر نہ ہے اور demand and supply کے مطابق قیمت فروخت

وصول کی جاتی ہے۔اس کے لئے میری اپنے محکمہ سے باقاعدہ میٹنگ ہوئی ہے جو alreadyاس طرح کے ٹھیکہ جات دیئے جاتے ہیں۔یہ شاید پرانے ریٹ مقرر ہوئے ہیں جن کو ہم دیکھ رہے ہیں تاکہ محکمہ کو زیادہ سے زیادہ آمدن ہو۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے کیونکہ مقامی نمائندے اور مقامی لوگ شامل ہیں جن کی وجہ سے حکومت پنجاب کو کروڑوں اربوں روپے کی آمدن ہو رہی ہے جن کو کبھی consider کیا گیا اور نہ ہی کبھی عوامی نمائندوں کی رائے لی گئی ہے لہذا اس ایوان کی ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے چاہے وہ منسٹر صاحب کی سربراہی میں مقرر کر دیں تاکہ یہ ریٹ مقرر ہوں، بلیک میلنگ ختم ہو، مزدور اور کاروباری لوگ آسانی سے اپنا کاروبار کر سکیں اور حکومت کو وہاں سے زیادہ معاوضہ بھی مل سکے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے اچھی بات کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بہتر سے بہتر کی گنجائش ہر جگہ ہر وقت موجود رہتی ہے۔ محکمہ میں بھی اس حوالے سے کمیٹی موجود ہے لیکن اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں اور میرے بھائی بہتر تجاویز دینا چاہیں قطع نظر وہ اپوزیشن سے ہوں یا حکومت سے ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اب تجاویز کا وقت نہیں ہے۔آپ اور منور غوث خان صاحب میرے پاس آ جائیں پھر بیٹھ کر ہم کمیٹی بنا دیں گے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ مجھ سے مل لیں تو میں بالکل اس پر بات کروں گا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! کیا یہ بتانا پسند کریں گے کہ انہوں نے کب بھیجا اور جواب کب موصول ہوا اگر مناسب سمجھیں تو میرے خیال میں ایوان کو بتا دیا جائے تاکہ محکمہ کی efficiency کا پتا چل سکے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جواب موصول ہو گیا ہے لہذا بات کو ختم کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! اس طرح face saving سے کام نہیں چلے گا کیونکہ ہم اپنے ساتھیوں اور افسروں کی باتوں کو بہت درگزر کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: میں تمام محکموں سے کہتا ہوں کہ آئندہ ایسے معاملات میں محتاط رہیں۔ متعلقہ منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری سے اس قسم کے جواب نہ دلوائے جائیں کیونکہ محکمہ جو چٹ لکھ کر دیتا ہے وہ غلط ہے۔ اب بھی محکمہ نے غلط لکھا ہے کہ 19-09-2009 کو انہوں نے بھیجا ہے جبکہ covering letter لگا ہوا ہے جس کے اوپر 7-مارچ 2012 لکھا ہوا ہے۔ لہٰذا منسٹر صاحب! آپ جاکر اپنے محکمہ سے پوچھیں And take action against concern person.

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں اس کو بالکل check کرتا ہوں۔

جناب طاہر احمد سندھو: میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب طاہر احمد سندھو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے معزز وزیر صاحب سے پوچھنا تھا کہ demand and supply کی بنیاد پر یہ price fix کرتے ہیں۔ یہ بتادیں کہ اُس کے parameters کیا ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ demand and supply کے parameters پوچھ رہے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! پہلے کوئلے اور ریت کے بارے میں بات ہو رہی تھی تو کوئلہ یا دوسری نکلنے والی چیزوں کے ریٹ کے مطابق ہی اُس کی auction ہوتی ہے۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! یہ کیسے پتا چلے گا کہ ریت کی quality یہ ہے۔ اس کا proper procedure ہوگا کہ کس طرح determine کرنا ہے کیونکہ gage کرنے کے لئے parameters یا کوئی criteria ہوگا۔ ریت دیکھ کر صرف quality بتائی جا سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اُس کی price determination کے لئے وہ کیا parameters ہیں جن سے اس کو gage کیا جاسکے کہ اس سال فلاں price ہوگی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس ایک ہی سوال پر سات ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تیسرا سوال ہو رہا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس پر سات سوال ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! چار سوال تو میجر صاحب نے کئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ میجر صاحب سے پوچھیں کہ انہوں نے کتنے سوال کئے ہیں؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! سندھو صاحب quality کی بات کر رہے ہیں جس کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ جو معدنیات جہاں سے نکل رہی ہیں، دیکھا جاتا ہے کہ وہاں سے سڑک کا کتنا فاصلہ ہے، کس طرح feasible ہے اور جو بندہ وہاں سے لے کر آ رہا ہے اُس کی کتنی investment ہے پھر quality control کے لئے محکمہ کو اپنے سسٹم کے تحت پتا ہوتا ہے کہ کہاں سے کون سی معدنیات کس quality کی نکل رہی ہیں جس کے مطابق ہی ان کو auction کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

DR. SAMIA AMJAD: On her behalf.

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: On her behalf.

جناب سپیکر: نہیں، ڈاکٹر صاحبہ پہلے کی کھڑی ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: چلیں، مجھے اس پر ضمنی سوال کر لینے دیجئے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹائم آئے گا تو دیکھ لیں گے۔ جی، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 5048 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ زوبیہ رُباب ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین بھلوال کی تفصیلات

*5048: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین بھلوال کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی گرانٹ کس کس مد میں وصول ہوئی؟

(ب) اس میں زیر تعلیم بچیوں کی تعداد کلاس وار بتائیں؟

(ج) اس میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار بتائیں کتنی اسامیاں خالی ہیں خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(د) کیا حکومت اس ادارے کی تعمیر میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) مالی سال 08-2007

سپیشل فنڈز- 11,00,000/

نان سیلری فنڈز- 1,71,650/

مالی سال 09-2008

نان سیلری فنڈز- 1,54,880/

لائبریری فنڈز- 15,000/

(ب)

Class	Enrolment
(Regular Courses)	
Certificate vocational Girls	18
Diploma vocational Girls	12
Additional Diploma	05
(Short Courses)	
Beautician	13
Certificate in computer Application	07
Tailoring	06
Machine Embroidery	02

(ج) منظور شدہ اسامیوں کی تعداد

اسامی	تعداد	سکیل	پُر	خالی
1- پرنسپل=	01	17	0	01
2- ٹریڈانسٹرکٹر=	02	10	02	0
3- جونیئر ٹریڈانسٹرکٹر=	02	08	01	01
4- جونیئر کلرک=	01	07	01	0
5- شاپ اسسٹنٹ=	03	06	03	0
6- نائب قاصد=	01	01	01	01
7- چوکیدار=	01	01	0	01
8- مالی=	01	01	0	01

خالی اسامیاں پُر کرنے کا عمل جاری ہے۔

(د) حکومت اس ادارے کی تعمیر میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جوکہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے vision کے مطابق پنجاب میں تعداد اور معیار کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! جز(الف) اور (ب) میں بچیوں کی کلاس میں تعداد اور instructors کی تعداد کا پوچھا گیا تھا جس کے جواب میں انہوں نے سات مختلف سرٹیفکیٹ بتا دیئے ہیں جن میں certificate vocational girls, diploma vocational girls, additional diploma beautician, certificate in computer, tailoring and machine embroidery شامل ہیں۔ یہ مختلف چیزیں ہیں جو ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں پڑھائی جاتی ہیں۔ جز(ج) میں لکھا ہوا ہے کہ جونیئر انسٹرکٹر صرف چار ہیں۔ کیا یہ سات subjects پڑھانے کے لئے چار انسٹرکٹر کافی ہیں اور کیا یہ اس پورے course کو cover کر پا رہی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ short courses ہیں۔ کچھ courses چار ہفتوں پر مشتمل، کچھ 12 ہفتوں اور کچھ 8 ہفتوں پر مشتمل ہوتے ہیں مگر وہ انسٹرکٹر proper طریقے سے پڑھا رہی ہیں اور as such وہاں پر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ superman قسم کی جونیئر انسٹرکٹر موجود ہیں جو ان سب چیزوں پر حاوی ہیں یعنی انہیں سب کچھ کرنا آتا ہے، وہ cutting, stitching, beautician, tailoring, machine embroidery اور computer application بھی سکھا لیتی ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ کہنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ گریڈ 8 اور 10 کی دو ٹریڈ انسٹرکٹر اور دو جونیئر ٹریڈ انسٹرکٹر رکھی ہیں وہ یہ سب کچھ پڑھا لیں گی۔ یہ کس قسم کی جرح ہے کہ چار ہفتے کا course ہے اور وہ خواتین سب کچھ cover کر لیں گی۔ حالانکہ وزیر اعلیٰ صاحب کا اتنا بڑا vision ہے کہ خواتین کو vocationally trained کریں تاکہ وہ independent ہوں۔ کیا ان چار جونیئر انسٹرکٹر سے گزارہ ہو جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! محترمہ نے بڑی اچھی بات کی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کا vision ہے کہ ہم خواتین کی vocational

education کو فروغ دیں اور اس کو آگے بڑھائیں۔ اس کے لئے وہاں دو شفٹیں چلتی ہیں جن کے لئے چار انسٹرکٹر کافی ہیں۔ سات courses ہم دو شفٹوں میں کروا رہے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! آپ ان کی بوکھلاہٹ کا اندازہ یہ لگائیں کہ انہوں نے پہلے number of students اتنے کم دیئے ہیں جس کے لئے دو شفٹیں بھی چل رہی ہیں اور چار انسٹرکٹر دو شفٹوں میں ایک ہی تنخواہ پر چل رہے ہیں۔ پھر تاریخ کی بات دوبارہ ہوگی کہ جواب 2010 میں وصول ہوا ہے جبکہ سوال 2009 میں پوچھا گیا تھا اور آج سال 2012 ہے مگر اس جواب میں لڑکیوں کی تعداد update آئی ہے اور نہ ہی انسٹرکٹر کی تعداد updated ہے بلکہ اب دو شفٹوں کا بھی ذکر ہو گیا ہے۔ یہ اس چیز کا اقرار کریں کہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کو بالکل ignore کیا جا رہا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائیں گے، یہ مجھے اس کو correct کرنے کی کوئی بات بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں محترمہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جواب 7۔مارچ کو وصول ہوا ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ course ہم دو شفٹوں میں مکمل کرواتے ہیں جہاں پر cooking, beautician اور tailoring وغیرہ کے course ہوتے ہیں اور جواب میں ہم نے تعداد بھی لکھی ہوئی ہے کہ کتنی کتنی بچیاں وہاں پر تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ تعلیم کے لئے دو سو طلباء کی ضرورت ہوتی ہے اور جتنی وہاں تعداد ہے اسے ہم دو شفٹوں میں پڑھا رہے ہیں، وہاں پر سٹاف بھی مکمل ہے اور ایسا کوئی problem نہیں ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ ہوش کے ناخن لیں کیونکہ اس میں کہیں cooking کا ذکر نہیں ہے دوسرا انہوں نے مارچ بغیر سال کے کہا ہے اور اس کے سن کا بھی کہیں ذکر نہیں ہے بلکہ اس پر 17-02-2010 لکھا ہے اور یہ جوابات مجھے بالکل قبول نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): محترمہ! تاریخ وصولی جواب کو دیکھ لیں کہ کیا لکھا ہے؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! صفحہ تین کی چھٹی لائن میں تاریخ وصولی جواب 17-02-2010 لکھا ہوا ہے لیکن آپ پہلے صفحہ پر پھر رہے ہیں اگلا صفحہ پلٹیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ پہلے سوال کی بات کر رہی ہیں اور میں اسی کا جواب دے رہا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ صفحہ تین پر جائیں، اسے پڑھیں اور پڑھ کر سنائیں کہ تاریخ وصولی جواب 2010-02-17 ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے دیکھ لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! وہ سوال اسامیوں کے متعلق ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اپنے وزیر اعلیٰ کے vision کا نہیں پتا، اگر کوئی مجھے لوٹا نہ سمجھے تو میں اس کی وضاحت دیتی ہوں۔ بات صرف اتنی ہے کہ V.T.I زکوٰۃ فنڈ کو institutionalize کرنے کے لئے ایک پراجیکٹ بنا تھا جو آج نہیں بہت عرصہ سے چل رہا ہے۔ یہ وہ کارآمد V.T.I تھا یا ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کا concept تھا جس میں زکوٰۃ کو صدقہ جاریہ کے طور پر جو خواتین afford نہیں کر سکتیں، ان کو تعلیم دینے کا اس میں vision تھا۔ آج مجھے یہ بتائیں کہ اس کے فنڈز اتنے کم ہیں اور پچھلے بجٹ میں جتنے فنڈز V.T.Is کے لئے allocate کئے گئے تھے، میری بجٹ تقریر میں بھی موجود تھے، وہ تو justify نہیں کر رہے کہ جو انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ اتنے دیئے گئے۔ کیا پچھلے سال جو V.T.Is کے لئے فنڈز مختص کئے ہیں، اس کا کہیں ذکر نہیں ہے اور یہ 09-2008 تک لکھا ہوا ہے۔ اس میں سے کتنے فنڈز بھلوال کو sustain کرنے کے لئے، اپنے vision کو uphold کرنے کے لئے اور اپنے وزیر اعلیٰ کو uphold کرنے کے لئے دیئے گئے اور کیا وہ justified تھے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! زکوٰۃ فنڈز سے صرف P.V.T.C کے ادارے چلتے ہیں TEVTA کے ادارے زکوٰۃ فنڈ سے نہیں چلتے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جز(ج) کے اندر سارا جواب ہی غلط دیا گیا ہے۔اس جز کے نمبر 6 کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نوٹ فرمالیں۔اس میں ہے کہ نائب قاصد کی منظور شدہ اسامی ایک ہے، وہ پُر ہے اور ایک خالی ہے تو یہ مجھے فرمادیں کہ ایک ہی لائن کے اندر کہتے ہیں کہ منظور شدہ اسامی ایک ہے، ایک پُر ہے اور ایک خالی ہے؟

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ پرنٹنگ کی غلطی ہے اور میں اس بات کو clear کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ایک ہی اسامی ہے جو پُر ہے۔

جناب سپیکر: یہ کلیریکل mistake ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ یہاں پر منظور شدہ سٹاف کی تعداد 12 ہے اور اس میں پڑھانے سے متعلق تین اسامیاں خالی ہیں جبکہ درجہ چہارم کی ساری پُر ہیں۔یہ ہمارا vision ہے کہ جنہوں نے کام کرنا ہے وہ اسامیاں بے شک خالی رہ جائیں اور جنہوں نے بالکل فارغ رہنا ہے، ان اسامیوں کو لازمی پُر ہونا چاہئے۔اس کی تفصیل کے اندر مشین ایمبرائیڈری کرنے والی طالبات کی تعداد دو ہے۔اگر یہ ٹیچنگ سٹاف یا instructional دینے والے سٹاف کو پورا کر دیں تو لازمی طور پر داخلہ ہوگا۔اگر آپ مجھے وقت دیں تو میں پڑھ کر بتادوں کہ ٹیلرنگ کی کلاس میں چھ طلباء ہیں، اب یہ بتادیں کہ کتنے چاہئیں تھے؟ ایک اور بات یہ ہے کہ ایڈیشنل ڈپلومہ کے لئے طلباء کی تعداد پانچ ہے۔Public money کے ساتھ اس سے بڑا مذاق اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک سال کے اندر اس ادارے کو special فنڈ ساڑھے گیارہ لاکھ روپے دیا گیا ہے جو کہ تنخواہوں کے بغیر ہے۔ Non salary fund پونے دو لاکھ روپے ہے اور اس کے ساتھ پانچ لاکھ روپے کی salary بھی ہوگی یعنی ایک ادارے کے لئے ایک کروڑ روپے کی بلڈنگ بنائی ہے جس پر سالانہ تقریباً 25 لاکھ روپے اخراجات بھی کر رہے ہیں مگر طلباء کی تعداد 63 ہے۔ میں TEVTA کے رزلٹ بتادوں کہ گزشتہ دس سالوں کا اوسط رزلٹ 25 فیصد ہے۔اب 63 طلباء کا 25 فیصد 17 طلباء بنتا ہے تو اب ان سے پتا کر لیں کہ 17 طلباء کو پڑھانے کے لئے ڈیڑھ سے دو کروڑ روپے کی بلڈنگ بنائی ہے اور 25 لاکھ روپے ان پر خرچ کر رہے ہیں۔یہ ہے ہمارے خادم اعلیٰ کی وژن جس کی ڈیوٹی ان کو دی گئی ہے کہ یہاں پر وضاحت کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! مجھ سے محترم نے کوئی سوال نہیں پوچھا بلکہ تقریر انہوں نے بڑی اچھی کی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو وہ تقریر پسند آئی ہے؟ آپ سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کر دوں کہ اس سوال کا جواب 2010 میں آیا۔ وہاں پر صرف پرنسپل کی سیٹ خالی ہے جس کے لئے ہم تین مرتبہ اشتہار دے چکے ہیں لیکن بھلوال میں اس سیٹ پر ملازمت کے لئے کوئی امیدوار انٹرویو دینے کے لئے تشریف نہیں لایا۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اس سیٹ کے لئے کوئی آدمی بھجوا دوں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اگر ان کے پاس کوئی ایم اے ہوم اکنامکس امیدوار ہے تو یہ بھجوا دیں کیونکہ پرنسپل صاحب کی سیٹ کے لئے تین بار اشتہار دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 3931 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے سردار خالد سلیم بھٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 08-2007 اور 09-2008 ضلع وہاڑی کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3971: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی آمدن سال وار کس کس مد سے ہوئی؟

(ب) ضلع وہاڑی میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع وہاڑی محکمہ معدنیات کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران سال وار کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو عام ریت / بھسر میں جو آمدن 08-2007اور 09-2008 کو ہوئی اس کی تفصیل سالانہ بنیاد پر حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	آمدن
1	2007-08	75,86,308/-
2	2008-09	98,49,450/-

(ب) ضلع وہاڑی میں صرف عام ریت / بھسر پائی جاتی ہے۔

(ج) ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔ ضلع وہاڑی کو دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز بہاولپور کنٹرول کرتا ہے۔ اور اس دفتر کی jurisdiction(حدود) میں پانچ اضلاع بشمول بہاولپور، رحیم یار خان، بہاولنگر، لودھراں اور وہاڑی آتے ہیں۔ ضلع وہاڑی کے لئے الگ بجٹ نہ دیا جاتا ہے تاہم مندرجہ بالا پانچوں اضلاع کی دیکھ بھال کے لئے دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز بہاولپور کو جو سالانہ بجٹ08-2007اور09-2008 میں دیا گیا کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	آمدن
1	2007-08	25,46,446/-
2	2008-09	29,12,834/-

(د) دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز بہاولپور جو ضلع وہاڑی کے ساتھ دوسرے چار اضلاع بہاولپور، رحیم یار خان، بہاولنگر اور لودھراں کو کنٹرول کرتا ہے کو سال 08-2007اور 09-2008کے دوران سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	تنخواہ	ٹی اے/ڈی اے	کل رقم
1	2007-08	17,36,995/-	2,49,458/-	19,86,453/-
2	2008-09	21,03,474/-	2,07,883/-	23,11,357/-

(ہ) دفتر ہذا کو صرف ایک سوزوکی جیپ اور ایک موٹر سائیکل فراہم کیا گیا ہے جن کی مرمت اور پٹرول پر سال 08-2007اور 09-2008کے دوران جو رقم خرچ ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	گاڑی کی مرمت پر خرچ شدہ رقم	پٹرول کی مد میں خرچ شدہ رقم	کل رقم
1	2007-08	59,882/-	2,19,000/-	2,78,882/-
2	2008-09	39,995/-	1,99,617/-	2,39,612/-

(و) دفتر ہذا سے متعلقہ کوئی ترقیاتی منصوبہ نہ ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اس کے پہلے جز میں پوچھا گیا تھا کہ "ضلع وہاڑی میں معدنیات کو 08-2007اور 09-2008کے دوران کتنی آمدن سال وار کس کس مد سے ہوئی" جواب میں انہوں نے خود ہی contradiction پیدا کر دی کیونکہ اگر جز (ج) کو دیکھیں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ 08-2007 میں یہ آمدن ہوئی اور پھر 09-2008 میں یہ آمدن ہوئی تو یہ اس کی وضاحت کر دیں کہ دو جگہ پر مختلف آمدن کا ذکر کیوں کیا گیا ہے اور اس کی figure مختلف کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! جز (ج) میں ہے کہ ضلع وہاڑی محکمہ معدنیات کو سال 08-2007اور 09-2008 میں سال وار کتنی رقم دی گئی؟ یہ اس محکمہ کی بات ہو رہی ہے، اس کی آمدن کی بات نہیں ہے جس کی تفصیل یہاں پر ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! پھر یہاں پر یہ ہونا چاہئے کہ بجٹ کا تخمینہ دیا گیا ہے یہ آمدن نہیں ہے۔ آپ اس کے اوپر جو لکھا ہے وہ پڑھیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو سال 08-2007 کے دوران کتنی آمدن، سال وار کس کس مد سے ہوئی جس کا تفصیلی جواب دیا ہے۔ 2008 کا میں معزز ممبر کو پڑھ کر بتا دیتا ہوں کہ ضلع۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ جز (ج) میں آئیں جہاں پر آمدن لکھا ہوا ہے۔ اگر بجٹ کی رقم ہے تو پھر بجٹ تخمینہ لکھیں کہ یہ آمدن نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ آمدن لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! یہ misprinting ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے دفتر کا عملہ کیا کرتا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں آپ کو یہ ensure کروا رہا ہوں کہ اس کا جو بھی ذمہ دار ہے اور جس نے بھی یہ کیا ہے، اسے سزا دی جائے گی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر خرچ ہوئی ہے جس کے جواب (ہ) میں ہے کہ ایک جیپ اور ایک موٹر سائیکل، میں سمجھتا ہوں کہ ایک جیپ اور موٹر سائیکل وہاڑی میں نہیں ہے بلکہ بہاولپور کے اندر ہے اور بہاولپور میں پانچ اضلاع ہیں تو کیا وزیر موصوف سمجھتے ہیں کہ یہ ٹرانسپورٹ اس دفتر کے لئے کافی ہے؟ کیونکہ صرف ایک ہی ضلع کی جو آمدن دی گئی ہے اس سے اندازہ لگائیے۔ پانچ ضلعوں کے لئے ایک گاڑی اور ایک موٹر سائیکل فراہم کی گئی ہیں۔ جو مرمت پر پیسے خرچ ہوئے ہیں اس سے بھی مجھے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بہت پرانی گاڑی ہے۔ کیا یہ ٹرانسپورٹ کافی ہے، سیکرٹریٹ میں اتنی اتنی گاڑیاں موجود ہیں یہ field office میں کیوں نہیں دی جاتیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! وہاں پر مزید ٹرانسپورٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائن اینڈ منرلز بہاولپور بیٹھتا ہے۔ وہ at a time بہاولپور، رحیم یار خان، بہاولنگر، لودھراں اور وہاڑی کو deal کرتا ہے۔ یہ ٹرانسپورٹ وہاں پر کافی ہے اگر انہیں ضرورت ہوگی اور وہاں سے کوئی ڈیمانڈ آئے گی تو میرے بھائی نے جو مشورہ دیا ہے اس پر ہم عمل کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ محترمہ زوبیہ رباب ملک کا سوال ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! سوال کا نمبر بولیں۔ (معزز ممبر نے محترمہ زوبیہ رُباب ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! سوال نمبر 5049 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس بھلوال کا قیام و دیگر تفصیلات

*5049: محترمہ زوبیہ رُباب ملک: کیا وزیر صنعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس بھلوال کب قائم ہوا؟

(ب) اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے اس میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد بتائیں کیا اس کی عمارت طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہے؟

(ج) اس میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(د) اس کالج کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم حکومت کی طرف سے کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ہ) اس میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار بتائیں، کتنی اسامیاں کس کس مضمون کی خالی ہیں؟

(و) حکومت خالی اسامیاں کب تک پُر کردے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) جولائی 1981

(ب) اس کی عمارت 20 کمروں پر مشتمل ہے۔

ڈی کام پارٹ ون (ریگولر)= 110

ڈی کام پارٹ ون (R-2)= 71

ڈی کام پارٹ ٹو (ریگولر)= 91

ڈی کام پارٹ ٹو (NS)= 75

بی کام پارٹ ون (R-2)= 60

بی کام پارٹ ٹو (NS)= 43

اس کی عمارت طالب علموں کی تعداد کے مطابق نہ ہے۔ بی کام بلاک کی ضرورت ہے جس کے لئے PC-I منظور کروایا جا چکا ہے۔ اس کی Administrative Approval(AA) مالیت 6.525(M) بذریعہ چٹھی نمبر۔TEVTA/GM/P/3-274 مورخہ 10-01-21 جاری ہو چکی ہے اور عمارت کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔

(ج) ڈی کام (دو سالہ) ریگولر
بی کام (دو سالہ) ریگولر
سی سی اے (تین ماہ) شارٹ کورس

(د) مالی سال 08-2007
نان سیلری فنڈز = 2,27,651
سپیشل فنڈز = 5,00,000
مالی سال 09-2008
نان سیلری فنڈز = 1,07,034
مرمت عمارت فنڈز = 1,47,150

(ہ) منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) خالی اسامیاں پُر کرنے کا عمل جاری ہے۔ قبل ازیں بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے خالی اسامیوں کو پُر کرنے میں تاخیر ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس میں گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس بھلوال کب قائم ہوا تھا اس کے حوالے سے پوچھا گیا ہے۔ اس کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ یہ عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور طالبعلموں کی تعداد بتائی جائے، اس کے ساتھ یہ بھی پوچھا ہے کہ کیا یہ عمارت طالبعلموں کی تعداد کے مطابق پوری ہے؟ اس کے جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ یہ عمارت طالبعلموں کی تعداد کے مطابق ناکافی ہے اور اس کا PC-1 بھی منظور کیا جا چکا ہے، اس کی مالیت بھی لکھی ہوئی ہے اور اس کی approval 21-01-2010 سے ہو چکی ہے۔ محکمہ ابھی بھی یہ لکھ رہا ہے کہ عمارت کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔ یعنی 2010 سے یہ کہا جا رہا ہے کہ اس عمارت کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔ میرا سوال ہے کہ یہ آخر کب تک شروع ہو جائے گا اب 2012 ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! وہاں موقع پر کام شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ پایہ تکمیل تک پہنچنے والا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کیا یہ current situation بتا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جی، میں current situation بتا رہا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: پھر یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! نئے تعلیمی سال تک انشاء اللہ کمروں کی تعداد طالبعلموں کی تعداد کی requirement کے مطابق پوری کر لیں گے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! جز (و) میں بتایا گیا ہے کہ خالی اسامیاں پُر کرنے کا عمل جاری ہے۔ یہ خالی اسامیاں ابھی تک پُر کیوں نہیں ہو سکیں جبکہ بجٹ بھی منظور ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اس وقت وہاں پر کوئی اسامی خالی نہیں ہے تمام اسامیاں پُر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔ (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال کا نمبر بولیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 5577 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوئلہ و نمک نکالنے کے لئے دیئے گئے پٹہ جات کی تفصیلات

*5577: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک و کوئلہ نکالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی نمک و کوئلہ نکالنے کے پٹہ جات دیئے ہیں اگر ہاں تو وہ کتنے ہیں، پٹہ داروں کے نام اور پتا جات کیا ہیں اور یہ کب سے دیئے گئے ہیں اور ان سے حکومت کو 08-2007 اور 09-2008 میں کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب، اور میانوالی، کے مختلف مقامات سے نمک و کوئلہ کی کانکنی ہو رہی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ معدنیات پنجاب کے مندرجہ بالا اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی نمک و کوئلہ کی کانکنی کے لئے پٹہ جات عطا کئے گئے ہیں۔ پٹہ داروں کے نام اور رقبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں مائنیز اینڈ منرلز ڈیپارٹمنٹ کو 08ـ2007 اور 09ـ2008 میں درج ذیل آمدنی ہوئی۔

سال	کوئلہ	نمک
2001ـ08	1,88,69,120	1,95,77,200
2008ـ09	2,04,35,735	2,08,65,575

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! یہ سوال کوئلہ اور نمک نکالنے کے لئے دیئے گئے پٹہ جات کے بارے میں ہے۔ جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ 09-2008 میں کوئلے کی لیز سے دو کروڑ روپے اور نمک کی لیز سے بھی دو کروڑ روپے کی آمدن ہوئی۔ اگر کوئلے کو calculate کیا جائے تو سوٹرک کی قیمت سے بھی یہ لیز کے پیسے کم ہیں، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اتنے بڑے علاقے سے حکومت کو صرف لیز سے دو کروڑ روپے کی آمدن ہے، کیا یہ ریٹ revise نہیں کرتے، اتنی کم آمدن کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی کا سوال بڑا valid ہے۔ اس بارے میں میری ڈیپارٹمنٹ میں already discussion ہو چکی ہے۔ ہم اس پر ایک کمیٹی constitute کر رہے ہیں جو نئے سرے سے rates کو fix کرے گی اور اس کو دیکھیں گے۔ یقیناً یہ آمدنی بڑھنی چاہئے اور اس پر مزید کام کرنے کی گنجائش ابھی موجود ہے۔ اس پر میں ایک کمیٹی constitute کروں گا اور اگلے اجلاس میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کی رپورٹ بھی پیش کروں گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں انہوں نے جو تفصیل فراہم کی ہے اس میں 1950 میں جن لوگوں کو ٹھیکہ جات دیئے گئے ہیں وہ آج تک چل رہے ہیں۔ کیا یہ ان کی progress monitor کرتے ہیں، اُن لوگوں نے ٹھیکے لے لئے ہیں اور سینکڑوں ایکڑ اراضی کی لیز حاصل ہے تو اُن کی کیا performance ہے؟ یہ ٹھیکہ جات پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ اور ستر ستر سالوں کے لئے کیوں دیئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! لیز مختلف سالوں کے لئے ہوتی ہے۔ 30 سال کی بھی ہے، 20 سال کی بھی اور 10 سال کی بھی ہے۔ یہ لیز renewable ہوتی ہے۔ چونکہ وہ renew ہوتی رہتی ہے اس لئے یہ ٹھیکے اتنے عرصے تک کے لئے ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نوید انجم صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال علی حیدر نور خان نیازی صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ میر کا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5969 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں یو سی کی سطح پر ووکیشنل سنٹرز، کمپیوٹر سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5969: **محترمہ ساجدہ میر:** کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت پنجاب میں یونین کونسل کی سطح پر کل کتنے ووکیشنل سنٹرز، skill centre اور کمپیوٹر سنٹرز موجود ہیں، اگر ہیں تو ان میں طلبہ / طالبات کی کل تعداد کتنی ہے اور ان سنٹرز کے لئے 10-2009 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا، اگر بجٹ مختص ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں، یعنی کتنی رقم کس مد پر خرچ کی گئی؟

(ب) کیا حکومت اس تجویز پر غور کرے گی کہ ان سنٹرز کے لئے بجٹ میں الگ سے رقم مختص کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) اس وقت یونین کونسل کی سطح پر ووکیشنل سنٹرز، سکل سنٹرز اور کمپیوٹر سنٹرز موجود نہیں ہیں۔

(ب) ان سنٹرز کے قیام کے بعد اس تجویز پر غور کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ پنجاب میں یونین کونسل کی سطح پر ووکیشنل سنٹرز اور کمپیوٹر سنٹرز کی تعداد بتائی جائے لیکن جواب یہ آیا ہے کہ اس تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ مجھے سوال دیئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں ابھی تجویز کو زیر غور ہی رکھا ہوا ہے؟ اس کے دو طرح کے فوائد ہیں ایک تو street crime بھی کم ہو گا اور جو بچے اِدھر اُدھر دھیان دیتے ہیں وہ بھی مصروف ہو جائیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ جن بچوں کے والدین فیسیں نہیں دے سکتے ان کے بچے یونین کونسل میں جا کر کمپیوٹر اور skills training لیں گے۔ منسٹر صاحب بتائیں گے کہ یہ کب تک ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! TEVTA کے زیر اہتمام تمام ادارے تحصیل سطح پر ہیں ہمارا یونین کونسل کی سطح پر کوئی ادارہ نہیں ہے۔ اگر ہمیں فنڈز ملیں گے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو یونین کونسل تک بھی لے کر جائیں گے۔ فی الحال ہم اس کو تحصیل لیول تک چلا رہے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! TEVTA کے 5۔ارب روپے کے فنڈز 2006-07 میں lapse ہوئے۔ TEVTA کو ایک اتھارٹی بنا دیا گیا اور اس کے lapse ہوئے فنڈز کو اگر وہاں پر خرچ کر لیا جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح سے ہم ڈکیتیوں اور street crimes سے بچ سکتے ہیں۔ ہم بچوں کو یونین کونسل کی سطح پر skills training بھی دے سکتے ہیں۔ TEVTA کے پاس کافی فنڈز ہیں ان فنڈز کو کہاں استعمال کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ تجویز کو اچھا سمجھ کر اس کو لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! ہم نے اس پر باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ صرف یونین کونسل سطح پر نہیں ہم وارڈ کی سطح تک لے کر جانا چاہتے ہیں۔ مگر اس کے لئے وقت اور فنڈز بھی درکار ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کیا یہ اگلے پانچ سال بھی اسی طرح لگ جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! جب سے ہم نے TEVTA کو اتھارٹی declare کیا ہے اُس وقت سے لے کر آج تک اس کا جو پندرہ سالہ پرانا سلیبس تھا وہ تبدیل کر کے update کیا ہے۔ وہاں پر ایک self finance کے نام پر ڈکیتی ہو رہی تھی جو پچھلی حکومت کا دیا ہوا تحفہ تھا اس کو ختم کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جو ہمارے تحصیل level پر ادارے کام کر رہے ہیں۔ ہم نے ان کے معیار اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ان کو یونین کونسل level تک لے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب اگلا سوال جناب محمد شفیق خان صاحب کا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے جناب محمد شفیق خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سوال نمبر 6116 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نیلامی کی مقررہ تاریخ کی منسوخی کی وجوہات و تفصیلات

*6116: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 3۔فروری2010 کو مارگلہ لیز ایریا میں Lime stone کی معدنیات کی نیلامی ڈی جی آفس لاہور میں منعقد ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نیلامی میں حصہ لینے کے لئے پورے ملک سے تقریباً 200/250 افراد ڈی جی آفس لاہور میں مقررہ تاریخ اور وقت پر حاضر ہوئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نیلامی سے صرف دس منٹ پہلے ڈی جی نے ایک ٹیلی فون کال پر مذکورہ نیلامی منسوخ کر دی، اس منسوخی کی وجوہات کیا ہیں اور یہ کس کے احکامات پر منسوخ کی گئی، اس سے حکومت کا کتنا نقصان ہوا اور اس نقصان کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 3۔فروری2010 کو مارگلہ ہلز میں واقع لائم سٹون بلاکس کی نیلامی ہونا قرار پائی تھی۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ نیلامی کے لئے تقریباً 141 افراد نے رجسٹریشن کروائی اور بہت سے افراد نیلامی کے لئے تشریف لائے تھے۔

(ج) گزارش ہے کہ لائم سٹون بلاکس واقع مارگلہ ہلز کی نیلامی مورخہ 10-03-03 کو ہونا تھی لیکن چونکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے محکمہ معدنیات کی طرف سے بھجوائی گئی سمری پر مورخہ 09-07-30 کو حکم دیا تھا کہ ماحولیات آلودگی کو روکنے اور انسانی جانوں کی حفاظت کی خاطر مارگلہ ہلز میں مائننگ و کرشنگ بند کر دی جائے اس لئے ڈائریکٹر جنرل (مائنز اینڈ منرلز) نے وزیر اعلیٰ کے حکم کی تعمیل میں مذکورہ نیلامی نہ کروائی تھی۔

نیلامی نہ ہونے پر حکومت کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے کیونکہ لائم سٹون کے ذخائر وہیں موجود ہیں جو کہ حکومت کی ملکیت ہیں۔

یہاں مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ مارگلہ ہلز میں مائننگ اور کرشنگ بند کرنے کے لئے وفاقی حکومت کی طرف سے بھی ہدایات تواتر کے ساتھ وصول ہوئی ہیں۔ محکمہ ہذا بھی مارگلہ ہلز میں ماحولیاتی آلودگی سے محفوظ رہنے کے لئے مائننگ اور کرشنگ کو بند کرنا چاہتا ہے۔ بفر زون میں موجود 109 سٹون کرشرز کو کام کرنے سے روک دیا گیا مگر مارگلہ ہلز کی مشرقی و مغربی جانب 6 عدد بلاکس ابھی بند نہیں کئے جا سکے کیونکہ اس سلسلہ میں قانونی رکاوٹیں حائل ہیں مگر محکمہ ان تمام بلاکس کو بھی ان کی لیز ختم ہونے پر مزید توسیع نہ دے گا۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس سوال میں۔۔۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اگر میرا سوال کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وہ بات مکمل ہو گئی ہے، یہ سوال کمیٹی کو نہیں بھیجا جائے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! مہربانی کریں، میرا سوال کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: اس بارے میں، میں نے کہہ دیا ہے۔ جی، نولاٹیا صاحب!

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ وزیراعلیٰ نے محکمہ معدنیات کی طرف سے بھجوائی گئی سمری پر مورخہ 09-07-30 کو حکم دیا تھا کہ ماحولیاتی آلودگی کو روکنے اور انسانی جانوں کی حفاظت کی خاطر مارگلہ ہلز میں مائننگ و کرشنگ بند کر دی جائے لیکن ظاہر ہے کہ یہ ٹینڈر تک پہنچنے سے پہلے اس کی تیاری اور ریسرچ پر بڑی مدت لگی ہو گی کہ یہاں کتنی مقدار میں کیا کیا معدنیات نکلیں گی تو اس وقت پوری ایک سال کی محنت تھی تو کیا اس وقت محکمہ کو پتا نہیں تھا کہ اس کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی ہو گی یا انسانی جانوں کو خطرہ ہو گا اور اسی جز(ج) کے اندر یہ کہہ رہے ہیں کہ مارگلہ ہلز کی مشرقی و مغربی جانب 6 عدد بلاکس ابھی بند نہیں کئے جا سکے یعنی اسی مارگلہ ہلز پر اس سے پہلے والا کام بھی جاری ہے۔ اب یہ عجیب مذاق ہے کہ اس پر کام ہو بھی رہا ہے، ماحولیاتی آلودگی سے بچنے اور انسانی جانوں کو بچانے کے لئے next tender روک بھی دیا گیا ہے۔ منسٹر صاحب ایک تو ان دو سوالوں کی وضاحت فرما دیں اور دوسری بات یہ بتا دیں کہ یہ مارگلہ ہلز ایریا اسلام آباد capital territory میں ہے یا صوبہ پنجاب کی territory میں آتا ہے جس وجہ سے وہاں پر یہ کچھ کر رہے ہیں اگر یہ اسلام آباد territory کی حدود میں ہے تو حکومت پنجاب اس کو کیسے take up کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (چوہدری عبدالغفور): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ ایریا صوبہ پنجاب کے under آتا ہے، صوبہ پنجاب کا حصہ ہے اور اسلام آباد territory میں نہیں آتا۔ میں اپنے بھائی کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر جو ٹھیکے روکے گئے ہیں اس میں صرف پنجاب حکومت نہیں بلکہ وفاقی حکومت نے بھی بار بار کہا کہ اس سے ماحولیاتی آلودگی پھیلتی ہے لہذا اس کو روکا جائے۔ میرے

معزز بھائی نے جو کہا ہے کہ وہاں پر کچھ کام ہو رہے ہیں۔ ان کی already پہلے سے لیز تھی اور ختم ہونے والی ہے۔ ہم نے کوئی نئی لیز نہیں کی اور ان کی لیز جو نہی ختم ہو گی اس کو بند کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Assembly Rules of Procedure کے اندر وضاحت کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ جو سوال کیا جائے گا تو متعلقہ محکمہ اس کا جواب پندرہ دن کے اندر دینے کا پابند ہے۔ اب یہ تاریخ note فرمالیں کہ اس سوال کی ترسیل 20۔ جون 2010 اسمبلی سے محکمے کو ہوئی، محکمے سے جواب 20۔ ستمبر 2010 کو واپس آیا ہے اور یہ 90 دنوں میں آیا ہے تو کیا یہ Honourable Chair اور Honourable Minister اس محکمے کے خلاف کوئی کارروائی کرنے ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، جواب آ چکا ہے، اب آپ مہربانی کر کے اس بات کو چھوڑ دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری بات تو مکمل ہونے دیتے؟

جناب سپیکر: جی، آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اب اگلا سوال نمبر 7792 رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال آصف بشر بھاگٹ صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! .On his behalf (معزز ممبر نے جناب آصف بشیر بھاگٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 6383 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، معدنیات کی تفصیلات

*6383: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ب) اس ضلع کی سال 09-2008 اور 10-2009 کی معدنیات کی آمدن بتائیں؟

(ج) یہ معدنیات کہاں کہاں پائی جاتی ہیں اوران کا ٹھیکہ /پٹہ کون نیلام کرتا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں صرف عام ریت پائی جاتی ہے۔

(ب) سال09-2008 کی آمدن مبلغ-/34,51,748روپے جبکہ سال 10-2009 کی آمدن مبلغ-/1,21,80,000روپے آج مورخہ 10-06-14 ہے۔

(ج) عام ریت ضلع منڈی بہاوالدین میں درج ذیل مقامات پر بلاکس /زونز بنائے گئے ہیں جو وقتاً فوقتاً بذریعہ نیلام الاٹ کئے جاتے ہیں۔

(1) کوٹ ستار

(2) مونگ

(3) ریڑکازیریں

(4) کامونکے خورد

(5) کھیاں

(6) جانو/مانوزون

(7) ڈیرہ سردار علی/ ملکوال زون۔

یہ معدن (عام ریت) ضلع منڈی بہاؤالدین میں مختلف مقامات پر پائی جاتی ہے۔ محکمہ معدنیات سروے آف پاکستان کی شیٹوں کی مدد سے ان مقامات کے بلاکس /زونز بنا کر پنجاب معدنی مراعاتی قواعد مجریہ2002 کے تحت نیلام کرتا ہے۔ عام ریت کے پٹہ جات کی نیلامی ضلعی کمیٹی کرتی ہے جس کا چیئرمین متعلقہ ضلع کا ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) یا اس کا نمائندہ ہوتا ہے۔ دیگر ممبران میں ڈویژنل فارسٹ آفیسر ،ایگزیکٹو انجینئر محکمہ انہار، ڈسٹرکٹ آفیسر ماحولیات اور چیف انسپکٹر آف مائنز کے نمائندے (متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر /ڈپٹی ڈائریکٹر (مائنز اینڈ منرلز) بطور سیکرٹری ضلع نیلام کمیٹی فرائض انجام دیتا ہے۔ کمیٹی ہذا اپنی نگرانی میں شفاف طریقہ سے نیلام کرواتی ہے جبکہ سیکرٹری ضلع نیلام کمیٹی وصول شدہ بولیوں پر اپنی سفارشات منظوری کے لئے ڈائریکٹر لائسنسنگ ادنیٰ معدنیات پنجاب کو پیش کرتا ہے اور ڈائریکٹر لائسنسنگ ادنیٰ معدنیات کی منظوری کے بعد ٹھیکہ جات الاٹ کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! سوال کی جز(ج) میں پوچھا گیا ہے کہ یہ معدنیات کہاں کہاں پائی جاتی ہیں اور ان کا ٹھیکہ /پٹہ کون نیلام کرتا ہے تو میر امنسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا شیڈول کیوں مقرر نہیں کیا جاتا اور عوام پر ٹھیکیداروں کو بھیڑیوں کی طرح کیوں چھوڑ دیا گیا ہے؟ کیونکہ کسی جگہ پر تین ہزار روپے ٹرالی لی جاتی ہے اور کسی جگہ پر پانچ ہزار روپے ٹرالی لی جاتی ہے تو اس پر ایک شیڈول مقرر کرنے میں ان کو کیا دشواری ہے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے شیڈول تو بتا دیا ہے، کیا آپ نہیں سنا؟

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! نہیں، شیڈول مختلف جگہوں پر مختلف ہے اور اس سلسلے میں ساری عوام کو ٹھیکیداروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے اس کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں اپنے معزز بھائی کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے جو انہوں نے auctions کی بات کی ہے تو اس کا جواب دیتا ہوں کہ اس کے لئے پہلے ضلع میں ہمارے "ای ڈی او آر" ریونیو کی سربراہی میں "ڈی سی او" آفس میں ایک کمیٹی ہوتی تھی، ہمارے مائنز اینڈ منرلز کے "اے ڈی" بطور سیکرٹری اس کمیٹی کو join کرتے تھے اور وہاں پر اس کی open auction کی جاتی تھی لیکن اب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے اور اس کی سربراہی میں کمیٹی کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ رہی شیڈول کی بات تو یہ بڑی جائز بات ہے اور اس کو review کرنے کی ضرورت ہے۔ میں دوبارہ آپ کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو review کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7832 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات، ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7832: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر صنعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ کے زیر کنٹرول کل کتنے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالجز ہیں؟

(ب) ان اداروں میں لیکچرارز و پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت(جناب محمد تجمل حسین):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ کے زیر کنٹرول کل سات انسٹیٹیوٹس اور ایک کالج ہے۔

(ب) صرف گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، گجرات میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی تین اسامیاں خالی ہیں اور یہ پروموشن کوٹا کی سیٹیں ہیں جو کہ پروموشن کے بعد پر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ ضلع گجرات میں کل سات انسٹیٹیوٹس اور ایک کالج ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان اداروں میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت(جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! انہوں نے خالی اسامیوں کے متعلق سوال کیا تھا اور یہ fresh question بنتا ہے لیکن ہمارے خیال میں وہاں پر تمام سہولتیں موجود ہیں اگر ان کو کوئی شکایت ہے تو یہ بتا دیں۔ دوسری بات یہ کہ انہوں نے جو اسامیوں کے متعلق سوال کیا تھا تو اب وہاں پر تمام اسامیاں پُر ہیں اور proper کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس information نہیں ہے۔ میں صرف اسی institute کی بات نہیں کر رہی بلکہ پورے پنجاب کی institutions میں یہ حال ہے کہ کہیں بنچ نہیں ہیں اور کہیں پانی کا نظام ٹھیک نہیں ہے---

جناب سپیکر: آپ اس سے متعلقہ بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اسی کا بتا رہی ہوں کہ ان کو غلط information ہے اور وہاں پر بہت سی ایسی missing facilities ہیں جو کہ---

جناب سپیکر: جی، آپ کسی کی نشاندہی کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں ان کو لا کر دکھا دوں گی بلکہ اگر یہ وہاں پر چلیں تو ان کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کسی ایک institution میں نہیں بلکہ تمام institutions میں یہی حال ہے۔ میرا

اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ تین ایسی اسامیاں ہیں جو کہ خالی ہیں اور promotion کی وجہ سے رکی ہوئی ہیں تو کیا اس سوال کو پوچھے ہوئے دو سال نہیں ہو چکے ؟

جناب سپیکر: جی، وہ بتا رہے ہیں کہ سب مکمل ہو چکی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں نے یہ بتایا ہے کہ وہ اسامیاں پُر ہو چکی ہیں اور اب وہاں پر کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ اسامیاں کب پُر ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ تقریباً چھ ماہ پہلے سے پُر ہوئی ہیں، یہ promotion کی اسامیاں تھیں جن پر لوگوں کی promotion ہوئی ہے اب وہ اپنی jobs پر کام کر رہے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ جو promotion رکی ہوئی تھیں اور اب ڈیڑھ دو سال بعد ان کی promotion ہوئی ہے جبکہ اس سوال کو کئے ہوئے دو سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ promotion کا کوٹا تھا، promotion کا ہر سال میں شیڈول ہوتا ہے جن کی promotion ہونی ہوتی ہے وہ promote ہو کر اپنی job پر چلے جاتے ہیں مگر اس وقت وہاں پر تمام سیٹیں پُر ہیں اور کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر ہر سال promotion ہوتی ہے اور انہوں نے 6 مہینے پہلے promotions کیں لیکن سوال کا جواب دو سال بعد آیا ہے تو کیا اس سال promotion رکی ہوئی تھی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اس کی تفصیل تو میں اس وقت فراہم نہیں کر سکتا کہ promotion کیوں رکی ہوتی تھی کیونکہ بعض اوقات بورڈ کا اجلاس لیٹ ہو جاتا ہے مگر تقریباً اس وقت وہاں پر سارا اسٹاف مکمل ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب تو سارا اسٹاف مکمل ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پھر یہ اجلاس لیٹ کیوں ہوتے ہیں؟ اس وجہ سے بہت سے لوگ suffer کرتے ہیں۔ بہت ساری جگہوں پر ایسی کوتاہیاں مل رہی ہیں اور اس حکومت میں good governance کی ایسی مثالیں ہر جگہ موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جہاں جہاں پر کوتاہیاں ہیں ان کا notice لیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اس بات کا خصوصی خیال کیا جائے گا کہ کسی کی promotion دیر سے نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب اگلا سوال جناب شیر علی خان صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے جناب شیر علی خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 7441 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کوئلہ کے ذخائر اور نکاسی سے متعلقہ تفصیلات

*7441: جناب شیر علی خان: کیا وزیر کانکنی معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کوئلہ کن کن مقامات سے نکالا جا رہا ہے؟

(ب) اس وقت صوبہ میں کوئلہ کی نکاسی کے پٹہ داروں کی تعداد کیا ہے ان پٹہ داروں کو کن شرائط پر پٹہ دیا گیا ہے۔ کتنے پٹہ دار ایسے ہیں جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے مسلسل پٹہ، حاصل کئے ہوئے ہیں ان کے نام وپتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2007 سے آج تک کوئلہ کی نکاسی کو پٹہ پر دینے سے حکومت پنجاب کو کیا آمدنی ہوئی اور آمدنی کو بڑھانے کے لئے کیا اقدامات زیر غور ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(د) پانچ سال سے زائد پٹہ جات دینے کے لئے کارکردگی کے معیار کو پرکھنے کا کیا طریق کار ہے، وضاحت کی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) صوبہ پنجاب میں کوئلہ مندرجہ ذیل مقامات سے نکالا جاتا ہے۔

(i)	ضلع چکوال:	آڑہ بشارت، چوآ سیدن شاہ، کلر کہار، منارہ وغیرہ
(ii)	ضلع خوشاب:	نلی، کٹھہ، حیات المیر وغیرہ
(iii)	ضلع جہلم:	جوگی ٹلہ، ڈنڈوٹ وغیرہ
(iv)	ضلع میانوالی:	گلہ خیل، پائی خیل، مکڑوال وغیرہ

(ب)

(i) صوبہ پنجاب میں کوئلہ کے پٹہ جات کی کل تعداد 361 ہے۔

(ii) یہ پٹہ جات پنجاب معدنی مراعات قوانین مجریہ 2002 کے تحت عطا کئے جاتے ہیں۔

(iii) پانچ سال سے زائد عرصہ والے پٹہ داروں کی کل تعداد 236 ہے۔

(iv) پٹہ داروں کے نام اور پٹہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ معدنیات کو 2007 سے لے کر اب تک کوئلہ کی پیداوار سے رائیلٹی کی مد میں بحساب 35 روپے فی ٹن (31 مئی 2009 تک) اور 55 روپے فی ٹن (یکم جون 2009) درج ذیل آمدن ہوئی۔

2007-08	مبلغ۔/1,93,70,855 روپے
2008-09	مبلغ۔/2,00,02,255 روپے
2009-10	مبلغ۔/3,25,28,100 روپے
2010-11	مبلغ۔/3,41,13,475 روپے

بجلی کی کمی پوری کرنے کے لئے تھرمل پاور پلانٹس لگانے کا منصوبہ زیر غور ہے جس سے کوئلے کی کھپت بڑھے گی اور محکمہ کی آمدن میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

(د) پانچ سال سے زائد پٹہ جات دینے کے لئے کارکردگی کے معیار کو پرکھنے کا طریق کار درج ہے۔ اگر پٹہ دار نے کانکنی کا جملہ ترقیاتی کام قواعد کے مطابق کیا ہو اور لائسنسنگ اتھارٹی کی تسلی کے مطابق ترقیاتی سکیم پر عملدرآمد کیا ہو اور واجبات بطور کرایہ، رائیلٹی، جرمانے، رقم ہر جانے اور سطحی کرایہ ادا کر دیئے ہوں تو لائسنسنگ اتھارٹی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ پٹہ کی تیس سال یا اس سے کم مدت کے لئے تجدید کر دے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! یہ سوال صوبہ میں کوئلہ کے ذخائر اور نکاسی کے متعلقہ ہے اور جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ 10-2009 میں 35 روپے فی ٹن کے حساب سے جو رائیلٹی حکومت کو وصول ہوئی وہ تقریباً مبلغ -/3,25,28,100 روپے ہے۔ اگلے سال رائیلٹی کا ریٹ 55 روپے فی ٹن ہو گیا اور آمدن تقریباً اتنی ہی رہی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کوئلہ کی کانکنی 2009 کے مقابلے میں 2010 میں کم ہو گئی ہے اور اگر ایسا ہے تو کیوں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جتنا کوئلہ کان سے نکلتا ہے رائیلٹی بھی اسی حساب سے ملتی ہے وہاں جتنا کوئلہ produce ہوا ہے اسی حساب سے رائیلٹی ملی ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! اس کا مطلب ہے کہ وزیر صاحب یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ کوئلہ 2009 کے مقابلے میں کم نکلا ہے لہذا میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ کیسے measure کرتے ہیں کہ کوئلہ اتنی مقدار میں نکلا ہے، محکمہ اس سلسلے میں کیا طریق کار adopt کرتا ہے؟ پورے پنجاب میں کوئلے کی رائیلٹی ناقابل یقین حد تک کم ہے۔ آپ یہ کیسے assess کرتے ہیں کہ اتنے ٹن کوئلہ نکلا ہے۔ کیا آپ کوئلے کی کانکنی کرنے والے مالکان پر dependent ہیں کہ وہ جو کہہ دیں ٹھیک ہے یا آپ کے پاس اپنا چیک کرنے کا کوئی سسٹم موجود ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے، ہمارے پاس اس کا پورا setup موجود ہے بلکہ پورا ادارہ اس کو دیکھتا ہے اور جتنا کوئلہ وہاں سے نکلتا ہے اس کو روزانہ کی بنیاد پر چیک کیا جاتا ہے۔ دو تین مہینے بعد ہمارے سینئر آفیسرز بھی اس کو باقاعدگی سے چیک کرتے ہیں بلکہ اس کی باقاعدہ انسپکشن ہوتی ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! پھر ہر سال اس کی آمدن کیوں کم ہو رہی ہے اس کی چیکنگ کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب والا! چیکنگ کا طریق کار یہ ہے کہ جس حساب سے ٹھیکیدار وہاں سے کوئلہ نکال رہا ہے، جو گاڑیاں وہاں سے نکلتی ہیں ان کو چیک کیا جاتا ہے۔ ایک گاڑی میں کتنے ٹن کوئلہ آتا ہے already fix ہے اور کون سی گاڑی کتنا کوئلہ لے کر جا رہی ہے اس کو نوٹ کیا جاتا ہے اسی حساب سے رائیلٹی لی جاتی ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری آپ سے گزارش ہو گی کہ اس معاملے کی تحقیق ہونی چاہئے کیونکہ یہ پنجاب حکومت کی آمدن کا ذریعہ ہے اس پر ٹیکسوں کا دارومدار ہے۔ جب کوئلہ declare ہی نہیں ہوتا کہ کتنی مقدار میں ہے، انکم ٹیکس تو بہت دور کی بات ہو جائے گی۔ یہ ایک ایسا سیکٹر ہے جو پنجاب کی ڈویلپمنٹ سے منسلک ہے لہذا میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ اس پر ایک کمیٹی بنائیں یا محکمہ اس پر کوئی proper report دے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف صاحب خود اس کو دیکھ رہے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات (چوہدری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں اپنے معزز بھائی کی خدمت میں یہ عرض کر دیتا ہوں۔۔۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میری وزیر موصوف سے گزارش ہو گی کہ اس پر کوئی time scale set کریں جس کے بعد اس کی رپورٹ آئے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (چوہدری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں دوبارہ اپنے معزز بھائی کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں کہ اس سلسلے میں کوئی دو آراء نہیں ہیں، ہم اس معاملے کو دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: ان کو بھی ساتھ ہی شامل کر لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات (چوہدری عبدالغفور): جناب والا! ہم ان کو بھی شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تھرمل پاور پلانٹس لگانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ میرا اس سلسلے میں یہ ضمنی سوال ہے کہ اس منصوبے کو کب تک شروع کرنے کا ارادہ ہے، دوسری بات یہ ہے کہ کیا اس کوئلہ کی کوالٹی بجلی بنانے کے لئے ٹھیک ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چوہدری عبدالغفور): جناب سپیکر! میری معزز بہن نے جو کچھ پوچھا ہے ویسے تو fresh question بنتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا باقاعدہ طور پر ایک انرجی ڈیپارٹمنٹ موجود ہے وہ اس کو دیکھ رہا ہے اور ہم مل کر اس پر کام کر رہے ہیں۔ اس وقت ہم جہاں تک پہنچ چکے ہیں وہ میں اپنی معزز بہن کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔ تاہم میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس پر باقاعدہ طور پر کام ہو رہا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف صاحب نے اس سلسلے میں چائنا کا دورہ بھی کیا ہے اور چینی کمپنیاں بھی

پاکستان آئی ہیں۔ ہمارا محکمہ کا نکنی، انرجی ڈیپارٹمنٹ اس پر دن رات کام کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے صوبہ پنجاب کی عوام کو بہت جلد facilitate کریں گے۔

میاں محمد رفیق: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ اس سوال پر ضمنی سوال مکمل ہو چکے ہیں۔ اگلا سوال جناب محمد طارق امین ہوتیانہ صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! On his behalf. Question No. 10531 (معزز ممبر نے جناب محمد طارق امین ہوتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

صوبہ میں ٹیکنیکل اور کامرس کے اداروں میں سیکنڈ شفٹ شروع کرنے کی تفصیلات

***10531: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ:** کیا وزیر صنعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل اتھارٹی (ٹیوٹا) نے صوبے کے ہزاروں طلباء و طالبات کو ٹیکنیکل اور کامرس کے اداروں سے سیکنڈ شفٹ ختم کر کے تعلیم سے محروم کر دیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت طلباء و طالبات کو حصول تعلیم، سستی اور معیاری فراہم کرنے کے لئے دوبارہ سیکنڈ شفٹ کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) یہ درست ہے کہ ٹیوٹا کے اداروں سے سیکنڈ شفٹ میں نئے داخلے کو ختم کیا گیا ہے۔ یہ قدم معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے اٹھایا گیا ہے اور پہلی شفٹ کا دورانیہ بڑھا دیا گیا ہے تاکہ طلباء جو انڈسٹری کی ضرورت کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں ان کو انڈسٹری کے ماحول کے مطابق ڈھلنے میں مشکل پیش نہ آئے۔

(ب) اس وقت ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ اس حوالے سے اداروں کی استعداد کو بڑھایا جا رہا ہے تاکہ اس کمی کو پورا کیا جا سکے۔ چونکہ سیکنڈ شفٹ تعلیمی معیار کو بہتر کرنے کے لئے ختم کی گئی ہے اس لئے اس کا دوبارہ اجراء فی الحال نہیں کیا جا رہا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب والا! میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ وہ جز (الف) کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب والا! میں پڑھ دیتا ہوں۔

(الف) یہ درست ہے کہ ٹیوٹا کے اداروں سے سیکنڈ شفٹ میں نئے داخلے کو ختم کیا گیا ہے۔ یہ قدم معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے اٹھایا گیا ہے اور پہلی شفٹ کا دورانیہ بڑھا دیا گیا ہے تاکہ طلباء جو انڈسٹری کی ضرورت کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں ان کو انڈسٹری کے ماحول کے مطابق ڈھلنے میں مشکل پیش نہ آئے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب یونیورسٹیوں اور دوسرے اداروں میں سیکنڈ شفٹیں موجود ہیں تو ان کے پاس اس کے لئے کوئی excuse تو ہونا چاہئے کہ ہمارے پاس بجٹ نہیں ہے یا طلباء کی تعداد کم ہے، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ بلاوجہ لوگوں کا مستقبل خراب کرنا شروع کر دیں، ہزاروں طلباء ایسے ہیں جن کے داخلے ہی نہیں ہوتے اور انڈسٹری کے مطابق طلباء کو تیار کرنے کا کیا مقصد ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سیکنڈ شفٹ سیلف فنانس سکیم کے تحت شروع کی گئی تھی اور سیلف فنانس سکیم ایک ایسا گھناؤنا جرم تھا جس کے تحت ڈیڑھ ارب روپے سالانہ کی ڈکیتی ہو رہی تھی، ہم نے وہ سیلف فنانس سکیم ختم کر دی ہے۔ اس کا طریق کار یہ تھا کہ اگر ایک کالج میں دو سو سیٹیں تھیں تو سو سیٹیں اوپن میرٹ پر fill ہوتی تھیں اور سو سیٹیں سیکنڈ شفٹ میں سیلف فنانس میں چلی جاتی تھیں۔ جو بچہ ریگولر فیس سے ڈپلومہ کرتا تھا اس کا تین ہزار روپے خرچ ہوتا تھا اور جو بچہ سیلف فنانس سے ڈپلومہ حاصل کرتا تھا اس کو ساٹھ ہزار روپے ادا کرنے پڑتے تھے۔ جب وزیر اعلیٰ صاحب کو اس بات کا علم ہوا کہ ٹیکنیکل کالجوں میں متوسط گھرانوں کے بچے پڑھتے ہیں اور وہ بھی ساٹھ ہزار روپے دے کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، گورنمنٹ کے ادارے، گورنمنٹ کی بلڈنگ، گورنمنٹ کا سٹاف، گورنمنٹ کا فرنیچر ہونے کے باوجود اس سے کمائی وہاں کے لوگ کر رہے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سابق وزیر اعلیٰ کے قریبی عزیز

چیئرمین TEVTA تھے انہوں نے ملی بھگت سے یہ سیلف فنانس سکیم شروع کی تھی جس کو ہم نے ختم کر دیا ہے۔ آج اللہ کے فضل سے تمام سیٹوں پر اوپن میرٹ پر داخلہ ہو رہا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! انہوں نے تو تقریر شروع کر دی ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! تین ہزار روپے سے بے کار قسم کی تعلیم دی جاتی ہے اس سے بہتر ہے کہ آپ ان بچوں کو اچھی تعلیم دیں اگر بچے سیلف فنانس پر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ انہیں کیوں روکتے ہیں، وزیر موصوف اس پر دوبارہ غور کریں۔ پنجاب یونیورسٹی میں بھی سیکنڈ شفٹ میں کلاسیں ہوتی ہیں اسی طرح میڈیکل کالجوں میں جو لوگ سیلف فنانس پر ڈاکٹر بنتے ہیں تو کیا وہ ڈاکٹر نہیں ہوتے؟ کئی بچے داخلے سے محروم رہ جاتے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ سیلف فنانس سکیم دوبارہ شروع کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب والا! میں اپنی بہن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے یہ اکٹھا ہی جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں اور ایوان کا وقت ضائع نہ کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میرا ایک انتہائی اہم سوال ہے اسے بھی ساتھ ہی لے لیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کا سوال نہیں لے رہا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! مجھے آپ اجازت فرما دیں یہ ایک انتہائی اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پوری دنیا میں سیکنڈ ہی نہیں بلکہ تھرڈ شفٹ بھی ہوتی ہے یعنی تین تین شفٹوں میں بچوں کو پڑھایا جاتا ہے۔ ہم لوگ اس بات کا رونا روتے ہیں کہ بلڈنگیں نہیں ہیں، وسائل نہیں ہیں، اساتذہ نہیں ہیں، ہمارے پاس فرنیچر نہیں ہے پوری دنیا میں ایک بلڈنگ سے تین تین شفٹوں کا کام لیا جاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ حکومت پنجاب دو شفٹیں شروع کرنے پر بھی یقین

نہیں رکھتی؟ جہاں تک انہوں نے سیلف فنانس سکیم کی بات کی ہے اگر ایک بچہ پڑھ ہی نہیں رہا ان پڑھ رہ جاتا ہے اس کے گھر والے اگر۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ ڈبل شفٹ یا اس سے بھی زیادہ کیوں نہیں کرتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! ہم نے صرف سیلف فنانس سکیم ختم کی ہے۔ وہاں پر اگر ہمارے پاس طالب علموں کی تعداد زیادہ ہو گی تو ہم تین شفٹیں بھی چلا دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ آمنہ الفت: کب تک چلا دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): فی الحال ہم نے صرف سیلف فنانس سکیم ختم کی ہے اور سیلف فنانس سکیم ختم کرنے کی تکلیف اتنی زیادہ ہے کہ یہ تکلیف ابھی چھ ماہ، ایک سال اور چلے گی۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! جو لوگ پیسے دے سکتے تھے ان کو تو پڑھنے کا موقع دیا جاتا سیلف فنانس کا بہانہ کر کے پرائیویٹ اداروں کو لوٹنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں مجھے بات کرنے دیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چیئرمین اور سیکرٹری ٹیوٹا کی اسامیوں پر تعیناتی کے قواعد وضوابط و دیگر تفصیلات

*5572: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صنعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چیئرمین اور سیکرٹری TEVTA کی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے قواعد وضوابط بیان فرمائیں؟

(ب) ان اسامیوں پر اس وقت تعینات آفیسر ز کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل بتائیں؟

(ج) ان آفیسر ز کو سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

(د) ان ملازمین کے زیر تصرف سرکاری گاڑیوں کے نمبرز، ماڈل اور قیمت خرید نیز ان کے دو سالوں کے اخراجات بابت پٹرول / ڈیزل اور مرمت کے بتائیں؟

(ہ) ان میں کس کس آفیسر ز کے خلاف کس کس تھانہ میں کس کس بناء پر F.I.Rs درج ہیں یہ کب درج ہوئیں اور محکمہ نے ان F.I.Rs پر قواعد وضوابط کے مطابق کوئی ایکشن لیا ہے؟

وزیر صنعت (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف)

(1) چیئرمین ٹیوٹا کی تقرری حکومت پنجاب کا محکمہ S&GAD (سینئر سی۔ ایس پی آفیسر ز حاضر سروس یا ریٹائرڈ گریڈ 21 یا اوپر یا صنعتکار وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے) قوانین کے مطابق تقرر کرتا ہے۔

(2) جبکہ سیکرٹری ٹیوٹا کا تقرر بھی حکومت پنجاب کا محکمہ S&GAD قوانین کے مطابق حاضر سروس افسران میں سے کرتا ہے۔

(ب)

(1) موجودہ چیئرمین ٹیوٹا سعید احمد علوی ہے جو کہ حاضر سروس (DMG-21 آفیسر ہے) جو اس نے 05 ماسٹرز ڈگریاں حاصل کی ہوئی ہیں اور پنجاب کے ضلع سیالکوٹ کا ڈومیسائل رکھتا ہے۔

(2) جبکہ موجودہ سیکرٹری ٹیوٹا جناب کیپٹن (ریٹائرڈ) طارق مسعود جو کہ حاضر سروس (DMG-20) آفیسر ہے۔ اس کی تعلیمی قابلیت B.A ہے اور پنجاب کے ضلع لاہور کا ڈومیسائل رکھتا ہے۔

(ج) دیکھئے ضمیمہ (الف)

(د) دیکھئے ضمیمہ (الف)

(ہ) فی الوقت کسی آفیسر کے خلاف کسی تھانہ میں کوئی ایف آئی آر درج نہ ہے۔

ضلع میانوالی، معدنیات کے ذخائر و دیگر تفصیلات

*5704: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کون کون سی معدنیات کس کس جگہ پائی جاتی ہیں؟

(ب) ان معدنیات سے 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) حکومت مذکورہ ضلع میں معدنی ترقی کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) میانوالی میں محکمہ کے کس کس جگہ دفاتر کام کر رہے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع میانوالی میں کوئلہ ،ڈولومائیٹ ،فائر کلے، جپسم ،اوکر ،آئرن اور ،شیشہ ریت ، قدرتی نمک، چائنہ کلے اور چونے کا پتھر جیسی معدنیات پائی جاتی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان معدنیات سے دوران سال 09-2008 ضلع میانوالی کی آمدنی -/8,25,03,657 روپے ہوئی جبکہ 10-2009 کی آمدن ماہ مارچ تک -/13,02,26,909 روپے ہے۔

(ج)

(i) میجر منرلز کے نئے پٹہ جات عطاء کئے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے حکومت کی آمدن میں اضافہ کے علاوہ مقامی لوگوں کو روزگار بھی مل رہا ہے۔ اعلیٰ معدنیات کے پٹہ جات کی سائنسی بنیادوں پر مرحلہ وار ترقیاتی پروگرام کے ذریعے مشینری لگوائی جا رہی ہے جس سے آمدن میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

(ii) مرحلہ وار ترقیاتی پروگرام کے تحت دور دراز اور مشکل پہاڑی علاقہ جات تک سڑکیں بنا کر رسائی حاصل ہو رہی ہے۔

(iii) صنعتوں کے فروغ کے لئے معدنیات کے پٹہ جات عطاء کئے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے صنعتوں کو فروغ حاصل ہو رہا ہے اور مقامی لوگوں کو روزگار مل رہا ہے۔ اس طرح معدنیات سے وابستہ لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(د) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کا صرف ایک دفتر ہے جس کا پتا درج ذیل ہے۔
دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر، 7/8-A مسلم کالونی، میانوالی فون نمبر 235110-0459

سیالکوٹ میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی تفصیلات

*7792: رانا آصف محمود: کیا وزیر صنعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ میں کتنی اور کس کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں؟

(ب) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کب، کتنے رقبہ پر قائم کی گئی تھی؟

(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے؟

(د) اس وقت کون کون سی انڈسٹریل اسٹیٹ شہری حدود میں آچکی ہیں؟

(ہ) کتنی انڈسٹریل اسٹیٹ کو شہری آبادی سے باہر منتقل کیا جا رہا ہے؟

(و) اس وقت کس کس انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹ خالی ہیں ان انڈسٹریل اسٹیٹس کے نام اور ان میں خالی پلاٹوں کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر صنعت (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں درج ذیل چار جگہوں پر انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی گئی ہیں۔

(i) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر I، شہاب پورہ، اگوکی روڈ سیالکوٹ

(ii) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر II، ایکسپورٹ پراسیسنگ زون وزیر آباد روڈ، سمبڑیال، ضلع سیالکوٹ

(iii) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر III، ایکسپورٹ پراسیسنگ زون وزیر آباد روڈ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

(iv) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ

(ب)

(i) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر I، اگوکی روڈ سیالکوٹ، 62-1961 میں 98.50 ایکڑ رقبہ پر قائم کی گئی ہے۔

(ii) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر II، ایکسپورٹ پراسیسنگ زون وزیر آباد روڈ، سمبڑیال، ضلع سیالکوٹ 1993 میں 109 ایکڑ 3 کنال 14 مرلے رقبہ پر قائم کی گئی ہے۔

(iii) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر III، ایکسپورٹ پراسیسنگ زون وزیر آباد روڈ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ 1995 میں 128 ایکڑ 4 کنال 13 مرلے رقبہ پر قائم کی گئی ہے۔

(iv) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ 1984 میں 52.00 ایکڑ رقبہ پر قائم کی گئی۔

(ج)

	کیٹیگری اے	کیٹیگری بی	کیٹیگری سی	کیٹیگری ڈی	ٹوٹل
پلاٹوں کی اقسام بلحاظ سائز	4۔کنال	2۔کنال	1۔کنال	10مرلے	
I سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر I، اگوکی روڈ سیالکوٹ	71	95	164	42	372
ii سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر III، ایکسپورٹ پراسیسنگ زون وزیر آباد روڈ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	83	152	156	25	416
iii سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر III، ایکسپورٹ پراسیسنگ زون وزیر آباد روڈ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	103	127	201	34	465
iv سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ	37	63	50	--	150

(د) مال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر I، شہاب پورہ، اگوکی روڈ سیالکوٹ شہری حدود میں آچکی ہے۔

(ہ) کسی بھی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کو شہری حدود سے باہر منتقل نہیں کیا جارہا۔

(و) اس وقت مندرجہ بالا انڈسٹریل اسٹیٹس میں کوئی بھی پلاٹ خالی نہ ہے۔

صوبہ میں نمک نکالنے کے مقامات کی تفصیلات

*7450: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں نمک کن کن مقامات سے نکالا جارہا ہے؟

(ب) اس وقت صوبہ میں نمک کے نکاس کے پٹہ داروں کی تعداد کیا ہے ان پٹہ داروں کو کن شرائط پر پٹہ دیا گیا ہے کتنے پٹہ دار ایسے ہیں جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے مسلسل پٹہ حاصل کئے ہوئے ہیں ان کے نام اور پتا جات کی تفصیل فراہم کی جائے پٹہ منظور کرنے کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(ج) سال 2007 تا 2010 نمک کی نکاسی کو پٹہ پر دینے سے حکومت پنجاب کو کیا آمدنی ہوئی، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(د) پانچ سال سے زائد پٹہ جات دینے کے لئے کارکردگی کے معیار کو پرکھنے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) صوبہ پنجاب میں نمک درج ذیل مقامات سے نکالا جا رہا ہے۔

(i) ضلع چکوال: نیلا واہن،لانی، بھال، سر دہی، سر خرو،ڑالہ ،پیر کھارا، خیر پور، جتانہ ڈنڈوت اور کو پر وغیرہ

(ii) ضلع خوشاب: سروڑچھا، گولے والی، دلمیری، میاں میٹھا، بھیبوٹ، دہیوال وغیرہ

(iii) ضلع میانوالی: کالا باغ، ماڑی انڈس، مر منڈی وغیرہ

(iv) ضلع جہلم: کھیوڑہ، مکڑاچھ وغیرہ

(ب)

(i) صوبہ پنجاب میں نمک کے کل پٹہ جات کی تعداد 36 ہے۔

(ii) یہ پٹہ جات پنجاب معدنی مراعات قوانین مجریہ 2002 کے تحت عطا کئے گئے ہیں۔

(iii) پانچ سال سے زائد عرصہ والے پٹہ داروں کی تعداد 14 ہے۔

(iv) پٹہ داروں کے نام اور پٹہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مائنز کمیٹی سمال سکیل اور لارج سکیل پنجاب معدنی قوانین ،2002 کے تحت نمک کے پٹہ جات عطا کرنے کی مجاز ہے۔

(ج) محکمہ معدنیات کو 2007 سے لے کر اب تک نمک کی پیداوار سے رائیلٹی کی مد میں بحساب 20 روپے فی ٹن (31۔ مئی 2009 تک) اور 35 روپے فی ٹن (یکم جون 2009 سے) درج ذیل آمدنی ہوئی۔

2007۔08 مبلغ۔/3,69,83,980 روپے

2008۔09 مبلغ۔/3,67,28,140 روپے

2009۔10 مبلغ۔/6,73,08,535 روپے

2010۔11 مبلغ۔/6,63,31,335 روپے

(د) حکومت پنجاب کی 1991 کی پالیسی کے مطابق نمک کے پٹہ جات صرف کیمیکل پلانٹس لگانے کی شرط پر عطا کئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی پٹہ دار تین سال کے اندر یہ پلانٹ نہ لگائے تو پٹہ منسوخ کر دیا جاتا ہے اور سکیورٹی ضبط کر لی جاتی ہے۔ پلانٹس لگانے پر ہی پٹہ جات تجدید کئے جاتے ہیں۔

ضلع بہاولنگر: جی ٹی ٹی آئی میں کرپشن و بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*10663: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر صنعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر کے GTTI ادارے میں کرپشن اپنے عروج پر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرنسپل ادارہ ہذا میں لاکھوں روپے کی خشک لکڑی اپنے ذاتی مصرف میں لا رہا ہے اور اپنے قریبی ساتھیوں میں لکڑی کی بندر بانٹ کر رہا ہے جس کی بناء پر حکومت کا لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ادارہ ہذا میں 6 عدد UPS مبلغ۔/8000 روپے فی یوپی ایس بنوایا گیا اور حکومت کے خزانے سے تقریباً۔/13000 روپے فی یوپی ایس کے حساب سے نکلوا لئے گئے، اس 6 عدد UPS میں تقریباً 30000 روپے کی کرپشن کی گئی؟

(د) اسی طرح 12 عدد مختلف پاورز کی بیٹریوں میں 24000 روپے کی کرپشن کی گئی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری گاڑی کی repair کے head سے 90 ہزار روپیہ نکلوایا گیا لیکن گاڑی پر 40000 روپے سے بھی کم رقم لاگت آئی؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ TEVTA EXPO جو الحمراء ہال لاہور میں منعقد ہوا اس سلسلے میں ادارہ ہذا کو 42000 روپے کا بجٹ طالب علموں کے TA/DA بل پر ان سے دستخط کروائے اور فنڈز خورد برد کر لئے گئے؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ پینا فلیکس بورڈ بنوائے گئے اور۔/1000 روپے والے بورڈ کا بل 4000 روپے بنایا گیا؟

(ح) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پرنسپل کی دھاندلی، کرپشن اور اس کے حواریوں کے خلاف بد دیانتی اور بد عنوانی کرنے کے ضمن میں قانون کے مطابق سخت ترین کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر صنعت (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) اس ضمن میں محکمانہ کارروائی پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت کروائی جا رہی ہے۔ محکمانہ کارروائی کا حکم ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ مزید کارروائی انکوائری رپورٹ کی روشنی میں عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً

(و) ایضاً

(ز) ایضاً

(ح) ایضاً

صوبہ میں اہم معدنیات کی تفصیلات

*7546: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کون کون سی اہم معدنیات کن کن مقامات سے نکالی جارہی ہیں؟

(ب) ان سے محکمہ کو 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کل کتنی آمدن ہوئی، آگاہ کریں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) صوبہ پنجاب میں درج ذیل معدنیات پائی جاتی ہیں۔

کوئلہ، نمک، جپسم، بینٹو نائٹ، فائر کلے، سلیکا سینڈ، ڈولو مائیٹ، آئرن اور لائم سٹون، عام ریت، عام پتھر، لیٹرائٹ، فلر زارتھ، اوکر، باکسائٹ اور گریول وغیرہ۔

اہم معدنیات درج ذیل مقامات سے نکالی جاتی ہیں۔

(i) کوئلہ:۔ ضلع جہلم میں جوگی ٹلہ، پڈہ، ڈنڈوت، ضلع چکوال میں آڑہ بشارت، چوآ سیدن شاہ، خیرپور، ٹیلہ واہن، وہولہ، دلمیال، لافی، کلر کہار، منارہ، ضلع خوشاب میں کٹھہ، پیل، پدھراڑ، نلی، حیات المیر اور ضلع میانوالی میں مکڑوال، گلہ خیل، اور پائی خیل سے نکالا جاتا ہے۔

(ii) نمک:۔ ضلع جہلم میں کھیوڑہ، مکڑاچھہ، ضلع چکوال، میں نور پور، نیلا واہن، لافی، بھال، سردھی سرخرو، وڑالہ، پیر کھارا، خیر پور، ضلع خوشاب میں وڑچھا، گولیوالی، دلمیری، میاں مٹھا، بیبوٹ، داہیوال، اور ضلع میانوالی میں کالا باغ، ماڑی انڈس، مرمنڈی سے نکالا جاتا ہے۔

(iii) آئرن اور: ضلع میانوالی میں کالا باغ، ضلع چنیوٹ میں رجوعہ اور ضلع ڈیرہ غازی خان میں راکھی منہ میں آئرن اور کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

(iv) جپسم:۔ ضلع جہلم میں کھیوڑہ،ڈنڈوٹ، ضلع چکوال میں نورپور، سردھی، ضلع میانوالی میں داؤد خیل، بوری خیل، ضلع خوشاب میں وڑچھا، جبی ڈھوکری، کٹھہ سگرال، ضلع ڈیرہ غازی میں زندہ پیر اور کوہ سفید سے نکالا جاتا ہے۔

(v) فائر کلے ۔ ضلع میانوالی میں موسیٰ خیل، ٹھٹھی، بوری خیل، ضلع خوشاب میں داماں کے مقامات سے نکالا جاتا ہے۔

(vi) سلیکا سینڈ:۔ ضلع میانوالی میں زلوچ، نالا، چشمہ، زرمیہ، اور ملا خیل سے نکالی جاتی ہے۔

(vii) لائم سٹون وڈولومائیٹ: سارے کوہستان نمک اور کوہ سلیمان میں لائم سٹون اور ڈولومائیٹ کے وسیع ذخائر موجود ہیں جہاں سے نکالا جاتا ہے۔

(viii) لیٹرائٹ / باکسائیٹ: ضلع اٹک میں پنڈ ترٹیڑ، چھوئی، سرک، میانوالی میں زلوچ نالا، موسیٰ خیل، ٹمل، ضلع خوشاب میں کتھوانی، کھوڑا، اراڑا، ضلع چکوال میں نیلا واہن سے نکالا جاتا ہے۔

(ix) فلرار تھ:۔ ڈیرہ غازی خان میں راکھی، گاج، تونسہ اور زندہ پیر کے مقام سے نکالا جاتا ہے۔

(x) سینٹونائٹ:۔ ضلع جہلم میں رہتاس اور جاپور، ضلع خوشاب میں پدھراڑ سے نکالا جاتا ہے۔

(xi) عام ریت: پورے پنجاب کی دریائی گزرگاہوں اور میدانی علاقوں میں متعدد جگہوں سے دستیاب ہے۔

(xii) گریول۔ کوہستان نمک اور کوہ سلیمان کے تمام ندی نالوں میں گریول کافی مقدار میں دستیاب ہے۔

(xiii) عام پتھر:۔ ضلع سرگودھا میں عام پتھر چک نمبر 123,120,116,110,102 سے نکالا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ معدنیات کو درج ذیل آمدنی ہوئی۔

2009-2010 مبلغ۔/1,56,67,64,990 روپے

2010-2011 مبلغ۔/1,61,36,51,472 روپے

چنیوٹ کے مضافات میں لوہے کے ذخائر کی تفصیلات

*7761: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جیالوجیکل سروے کے ابتدائی تخمینہ کے مطابق 610 ملین ٹن لوہا کے ذخائر چنیوٹ کے مضافات میں موجود ہیں؟

(ب) کیا محکمہ جیالوجیکل سروے کے مطابق چنیوٹ میں پایا جانے والا لوہا ملکی ضروریات کو پورا کرنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ کی طرف سے دیئے گئے مورخہ 29۔نومبر 2008 کے جواب میں کہا گیا ہے کہ پانچ سالوں کے اندر پرائیویٹ سیکٹر کے لئے منی سٹیل مل لگانے کے روشن امکانات موجود ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس بہترین منصوبہ سے استفادہ کرنے کے لئے پانچ سال کی کیوں تاخیر کی جا رہی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) ابتدائی طور پر جیالوجیکل سروے آف پاکستان نے چنیوٹ کے قریب پانچ Bore Hole کر کے لوہے کے ذخائر دریافت کئے بعد ازاں پنجاب منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے مزید Bore Holes کر کے ان ذخائر کے تصدیق کی۔ابتدائی طور پر ان ذخائر کا کل تخمینہ 110 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔ جو کہ زیر زمین 71 سے 178 میٹر کی گہرائی میں پائے جاتے ہیں۔ چنیوٹ سے ملحقہ علاقہ نزد رجوعہ میں بھی ارضیاتی سروے کے دوران لوہے کے ذخائر کی نشاندہی ہوئی ہے۔ جس کے بعد ازاں پنجاب منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے بذریعہ Bore Hole تصدیق کی ہے۔ابتدائی تخمینہ کے مطابق یہ ذخائر 500 ملین ٹن ہیں اس طرح چنیوٹ اور رجوعہ میں 610 ملین ٹن کے ذخائر موجود ہونے کی توقع ہے۔ چونکہ یہ ذخائر زیر زمین کافی گہرائی میں پائے جاتے ہیں اس لئے ان کا مزید تفصیلی سروے محکمہ معدنیات، حکومت پنجاب کر رہی ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ زیر زمین ذخائر کی جدید ارضیاتی طریقوں سے تصدیق اور بعد ازاں نکاسی کا کوئی قابل عمل منصوبہ تشکیل پانے کے بعد یہ ذخائر ملکی ضروریات میں ایک نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

(ج) جی ہاں!

(د) ان زیر زمین ذخائر کی تصدیق کے لئے 31 بور ہولز ڈرلنگ، جیو ٹیکنیکل اور ہائیڈرولوجیکل سٹڈیز پر محکمہ معدنیات، حکومت پنجاب کام کر رہی ہے۔ ان تحقیقات اور بعد ازاں نکاسی کے لئے یقیناً مناسب وقت درکار ہے۔

ضلع سیالکوٹ، معدنیات سے حاصل ہونے والی آمدن و دیگر تفصیلات

*7790: رانا آصف محمود: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ معدنیات کو سال09-2008 اور10-2009 کے دوران کتنی آمدن سال وار کس کس مد سے ہوئی؟

(ب) ضلع سیالکوٹ میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع سیالکوٹ محکمہ معدنیات کو سال09-2008اور10-2009 کے دوران سال وار کتنی رقم دی گئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) محکمہ معدنیات کو سال09-2008 میں مبلغ-/4,13,33,596روپے اور سال10-2009 میں مبلغ-/83,23,500روپے آمدن عام ریت کی نیلامی سے ہوئی۔

(ب) ضلع سیالکوٹ میں صرف عام ریت پائی جاتی ہے۔

(ج)

سال09-2008	سال10-2009
-/12,30,754روپے	-/9,98,020روپے

(د)

سال09-2008	سال10-2009
-/5,59,609روپے ملازمین کی تنخواہ	-/4,79188روپے ملازمین کی تنخواہ
-/1,18,183روپے ٹی اے/ڈی اے	-/59,999روپے ٹی اے/ڈی اے

(ہ)

سال09-2008	سال10-2009
-/32,981روپے مرمت گاڑی	-/36,000روپے مرمت گاڑی
-/1,82,918روپے	-/2,06,294روپے

(و) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ معدنیات کا کوئی ترقیاتی منصوبہ نہ ہے۔

منڈی بہاؤالدین، نکاسی ریت کے زون جانو مانو کے نیلام کی تفصیلات

*9606: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر کانکنی معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ منڈی بہاؤالدین میں واقع نکاسی ریت کا زون جانو مانو کا کچھ عرصہ پہلے نیلام عام ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے ٹھیکیدار نے اپنی پہلی قسط جمع نہ کروائی اور اس کا ریت کی نکاسی کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ مقامی افراد نے محکمہ ہذا کے مقامی اہلکاروں سے ملی بھگت کر کے ریت کی چوری شروع کر دی اور ایک ماہ میں تقریباً چالیس لاکھ روپے کی ریت چوری کی اور سرکاری خزانہ میں ایک کوڑی بھی جمع نہ کروائی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مقامی افراد کے خلاف مقدمہ درج کروایا گیا مگر بعد ازاں ان سے محکمہ کے افسران نے انڈر ہینڈ گیم کرتے ہوئے یہ مقدمہ داخل دفتر کروا دیا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس لاکھوں روپے کے غبن کی محکمہ انٹی کرپشن اور محکمانہ انکوائری ہوئی، اگر ہاں تو ان انکوائریوں کی تفصیل بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ درست ہے کہ منڈی بہاؤالدین میں واقع عام ریت کا زون جانو مانو مورخہ 10-06-07 کی نیلامی میں پیش کیا گیا۔ میسرز ناصر نواز اینڈ کمپنی نے مبلغ۔/3,40,50,000 روپے بولی دی اور بولی کا زر چہارم بطور قسط اول موقع پر جمع کروا دیا۔ بولی منظور ہونے پر ورک آرڈر مورخہ 10-06-30 کو جاری کر دیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار نے دوسری قسط جمع نہ کروائی تھی جس کی بناء پر پٹہ منسوخ کر دیا گیا تھا اور قبضہ بحق سرکار مورخہ 10-12-29 حاصل کر لیا گیا۔ بعد ازاں مورخہ 11-04-11 کو اس زون کی بولی مبلغ۔/3,48,60,000 روپے موصول ہوئی جو کہ لائسنسنگ اتھارٹی نے منظور کر لی اور مورخہ 11-05-04 کو ورک آرڈر کامیاب بولی دہندہ میسرز ناصر نواز اینڈ کمپنی کو جاری کر دیا گیا اور یہ کمپنی نکاسی ریت کا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ کی ملی بھگت سے ریت چوری ہو رہی تھی تاہم مورخہ 11-02-04 کو متعلقہ دفتر سیالکوٹ میں ریت چوری کی شکایت موصول ہوئی جس پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سیالکوٹ نے مورخہ 11-02-14 کو ہی موقع کا معائنہ کیا اور موقع پر نکاسی شدہ ریت کی پیمائش کر کے غیر قانونی طور پر نکاسی شدہ ریت کی مبلغ

2,32,800/- روپے کی ریکوری ملزمان کے خلاف بنائی اور اس ریت چوری میں ملوث لوگوں کے خلاف متعلقہ تھانہ میں ایف آئی آر نمبر 72 مورخہ 11-02-14 بھی درج کروائی نقل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سیالکوٹ نے ملزمان کو شوکاز نوٹسز مورخہ 11-02-26 اور 11-03-14 جاری کئے لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ بعدازاں ریکوری کے فیصلے کے لئے مورخہ 11-08-11 کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن اس روز تین میں سے ایک الزام علیہ غیر حاضر رہا نیز اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سیالکوٹ کی معطلی کی وجہ سے عدم دستیابی کی بناء پر سماعت کے لئے مورخہ 11-09-07 کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

(د) جیسا کہ پیرا (ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کروایا گیا تھا۔ پولیس کی جانب سے مورخہ 11-03-09 کو اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سیالکوٹ کو بذریعہ ٹیلی فون ہدایت کی گئی کہ وہ انوسٹی گیشن کے سلسلہ میں تھانہ پھالیہ آئیں لیکن اس دن اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سیالکوٹ انوسٹی گیشن کے سلسلہ میں متعلقہ تھانہ میں نہ گئے اور بعد میں بھی اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سیالکوٹ نے متعلقہ پولیس سے نہ تو فون پر رابطہ کیا اور نہ ہی تھانہ پھالیہ جاکر کیس کی پیروی کی۔ جس کی وجہ سے متعلقہ پولیس نے یہ مقدمہ خارج کر دیا۔ اسی بناء پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سیالکوٹ مسمی راشد محمود کو حکومت پنجاب نے معطلی کر کے اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کا حکم دیا ہے۔ معطل کے حکم مورخہ 11-08-06 کی نقل بطور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ انٹی کرپشن کے پاس کوئی انکوائری نہ ہے کیونکہ محکمہ انٹی کرپشن نے مسٹر جہانگیر اسلم وڑائچ کی شکایت بذریعہ مراسلہ نمبری اے سی ای جی آر-233/11 مورخہ 11-04-06 برائے کارروائی سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز کو بھیج دی تھی۔ البتہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سیالکوٹ کو تھانہ پھالیہ میں عدم پیروی مقدمہ کی بناء پر معطل کر دیا گیا ہے اور اسے ڈائریکٹر جنرل مائنز اینڈ منرلز لاہور کے دفتر میں رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے نیز اس کے خلاف گورنمنٹ کے حکم مورخہ 11-08-17 کے تحت باقاعدہ محکمانہ انکوائری شروع کر دی گئی ہے۔ نقل حکم مورخہ 11-08-17 بطور ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چنیوٹ: زیر زمین لوہے کے ذخائر کی دریافت و دیگر تفصیلات

*10409: چوہدری محمد اسد اللہ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیالوجیکل سروے آف پاکستان اور پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن کی تحقیقات کے مطابق چنیوٹ کے گرد و نواح میں زیر زمین لوہے کے اعلیٰ کوالٹی کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے لوہا نکالنے کے لئے سال 12-2011 کے بجٹ میں کوئی رقم مختص کی ہے اگر ہاں تو کتنی؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ جگہ پر سٹیل ملز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ جیالوجیکل سروے آف پاکستان اور پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن نے جیوفزیکل اور ارضیاتی سروے کے علاوہ درج ذیل تفصیل کے مطابق ڈرل ہولز بھی کئے۔

ادارہ	سال	تعداد ڈرل ہولز چنیوٹ	راجواء
جیالوجیکل سروے آف پاکستان	1989-90	5	--
پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن (پنجمن)	1996-97	9	--
ایضاً	2000	--	1
ایضاً	2007	--	2
		14	3
		کل=	17

ان ابتدائی تحقیقات اور ڈرل ہولز کے نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے چنیوٹ میں 110 ملین ٹن (ثابت شدہ) اور رجوعہ میں 500 ملین ٹن (تخمینہ) اچھی کوالٹی کے خام لوہے کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ یہ ذخائر چنیوٹ میں سطح زمین سے 75 میٹر سے لے کر 178 میٹر کی گہرائی جبکہ رجوعہ میں 348 میٹر کی گہرائی میں موجود ہیں جبکہ سطح زمین اور ذخائر کے درمیان مٹی، ریت اور پانی جیسے مسائل موجود ہیں۔ ان ابتدائی تخمینہ جات و دریافت کی روشنی میں بین الاقوامی سائنسی معیار کے مطابق مزید ڈرلنگ اور جیالوجیکل تحقیقاتی کام کا ہونا تا حال مقصود ہے جس کے لئے حکومت پنجاب نے تکنیکی، فنی اور مالی لحاظ سے مضبوط

صلاحیتوں کی حامل ملکی و بین الاقوامی کمپنیوں کو مروجہ قوانین کے مطابق شفاف طریقے سے مدعو کئے جانے کا پراجیکٹ تیار کیا ہے۔

(ب) تفصیل بالا کی روشنی میں ان خام لوہے کے ذخائر کو نکالنے سے پہلے جدید سائنسی بنیادوں پر مزید کام ہونا باقی ہے جس کے مطابق ہی رقم مختص کی جاسکتی ہے لہذا محکمہ ہذا کے ریکارڈ کے مطابق تاحال کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔

(ج) ذخائر کے تخمینہ جات بمطابق بین الاقوامی معیار، فزیبلٹی سٹڈی اور درکار مالی وسائل کی نشاندہی کی روشنی میں ہی حکومت پنجاب سٹیل مل لگانے /لگوانے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

ضلع سرگودھا: لیبر ہسپتال اور گرلز انٹر کالج لیبر کی تعمیر کی تفصیلات

*10555: رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے فنڈ سے لیبر ہسپتال اور گرلز انٹر کالج لیبر ایریا چک نمبر119 جنوبی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں تعمیر ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال اور کالج کی تعمیر روک دی گئی ہے اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبہ جات کی تکمیل کب تک ہو گی اور اس کے فنڈز کب تک جاری ہوں گے؟

(د) لیبر ہسپتال اور انٹر کالج کب تک فنکشنل ہو جائیں گے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ مائنز اینڈ منرلز، حکومت پنجاب کے منظور /ادا کردہ فنڈز سے مائینز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن 10 بستروں پر مشتمل لیبر ہسپتال اور لڑکیوں کے لئے ہائر سیکنڈری سکول بمقام چک نمبر119 جنوبی، تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں تعمیر کیا جارہا ہے۔

(ب) ان دو ہسپتال اور سکول کی تعمیر جاری ہے اور رواں مالی سال 12-2011 میں اب تک مندرجہ ذیل اخراجات ہو چکے ہیں۔

1۔ مائینز لیبر ویلفیئر 10 بستروں کا ہسپتال کے قیام، چک نمبر 119-B تحصیل سلانوالی، ضلع سرگودھا۔ ADP No.1736 4.481ملین روپے

2۔ مزید برآں ہسپتال کی تعمیر کے لئے رواں مالی سال 12-2011 کے لئے 15 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو مرحلہ وار ریلیز ہو رہے ہیں۔

3۔ مائینز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سیکنڈری سکول کا قیام، چک نمبر 119-B 1.000 ملین روپے تحصیل سلانوالی، ضلع سرگودھا ADP No.1737

(ج) ان منصوبہ جات کی تکمیل جون 2012 تک ہونا تھی تاہم فنڈز کی کمی کے باعث اب ان کی تکمیل جون 2013 کو ہونا متوقع ہے۔ ان کے فنڈز سال 13-2012 کے سالانہ اخراجات آئندہ مالی سال (ADP 2012-13) میں جاری ہوں گے۔

(د) امید ہے کہ لیبر ہسپتال اور سکول 14-2013 سے فنکشنل ہو جائیں گے۔

ضلع سرگودھا: محکمہ کانکنی کے ڈویلپمنٹ فنڈز سے تعمیر کی گئی سڑکوں کی تفصیلات

*10556: رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ڈویلپمنٹ فنڈ سے روڈ از پل 111 تا چک نمبر 119 چک نمبر 58 جنوبی بیریر سے 119 جنوبی روٹ شاہین آباد اور چک نمبر 119 جنوبی موڑ تا سلانوالی سٹی کی تعمیر کب کی گئی تھی؟

(ب) سال 12-2011 کی اے ڈی پی میں کوئی رقم برائے مرمت مذکورہ سڑکات رکھی گئی ہے کیا محکمہ مائنز اینڈ منرلز بذریعہ پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ مرمت کا ارادہ ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (چودھری عبدالغفور):

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ڈویلپمنٹ فنڈ سے سڑک از چک نمبر SB/111 تا چک نمبر SB/119 لمبائی سات کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تعمیر کا کام مالی سال 06-2005 سے شروع ہو کر مئی 2008 میں مکمل ہوا۔

(ب) جاری مالی سال برائے 12-2011 میں سڑک کی مرمت کے لئے کوئی فنڈ نہ رکھا ہے کیونکہ محکمہ مائنز اینڈ منرلز سڑکوں کی تعمیر کے لئے کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ کو فنڈ مہیا کرتا ہے اور بعد ازاں ریپئر اور **مینٹیننس** کا کام کمیونیکیشن اور ورکس ڈیپارٹمنٹ ہائی وے ڈویژن ہی اپنے فنڈ سے کرواتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کل سپریم کورٹ آف پاکستان میں اصغر خان کیس میں۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز Order in the House ان کی بات سنیں آپ نے جواب دینا ہوگا پھر مجھ سے پوچھیں گے۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کل سپریم کورٹ آف پاکستان میں اصغر خان کیس میں یونس حبیب صاحب نے اپنے بیان میں جہاں بہت سے نام لئے وہاں [*************]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جو بیان دے رہا ہے وہ ان کا پالتو ہے، ہمیں سب کا پتا ہے۔ اگر کسی نے اس طرح کی زبان کھولی تو پھر ہم بھی ان کے کپڑے اتار دیں گے اور عوام کو بتائیں گے کہ انہوں نے کس کس کی جیب پر ڈاکا ڈالا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب تحاریک استحقاق کا وقت ہے۔ تحاریک استحقاق نہیں ہے لہذا اب تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): انہیں شرم آنی چاہئے۔ ان کی تو سیاست ہی 35 لاکھ سے شروع ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): انہوں نے پاکستان کو لوٹا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! راجہ صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں بات سنیں! یہ طریقہ نہیں ہے This is no way. This is no way یہ کوئی طریقہ نہیں ہے سن کر جواب دینے کی ہمت رکھیں۔ آپ بھی سب بول رہے ہیں اور وہ بھی سب بول رہے ہیں میں کس کی بات سنوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): انہوں نے سوئس بنک لوٹا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات سنیں پھر ان کا پوری طرح سے جواب دے سکتے ہیں-ان کی بات سننے دیں- ان کو بات کرنے دیں-

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): انہوں نے پاکستان کی دولت لوٹی ہے، ان سے سوئس اکاؤنٹ کا حساب لیا جائے-

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں-اعجاز احمد کاہلوں صاحب! آپ کا روّیہ مجھے اچھا نہیں لگتا، میں آپ کو کل بھی warn کرتا رہا ہوں یہ طریقہ اچھا نہیں ہے-آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں-آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں-

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر کا مائیک بند کرنا کون سا انصاف ہے؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں-

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ میں نے نہیں بلکہ یونس حبیب نے کہا ہے اگر انہوں نے پیسے نہیں لئے تو ایوان میں آ کر on oath کہہ دیں کہ ہم نے پیسے نہیں لئے - میاں نواز شریف صاحب قوم سے معافی مانگیں-

جناب سپیکر: ہم نے آج خواتین کے مسائل پر بحث کے لئے ٹائم رکھا تھا جو خواتین ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتی ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں-

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): ہم احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں-

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے گو زرداری گو، زرداری کے نعرے)

جناب سپیکر: آپ کیا بات کرتے ہیں؟ بڑے افسوس کی بات ہے- پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس بحث کو open کریں-

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے ظالموں جواب دو پیسے کا حساب دو کے نعرے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): بے نظیر کے قتل کا حساب دو-

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! حکومت پنجاب عنقریب خواتین کی ترقی کے لئے اقدامات کرے گی اور ان کا اعلان خادم اعلیٰ پنجاب کل مورخہ

8-مارچ 2012 کو کر چکے ہیں-خواتین کے خلاف violence روکنے کے لئے قانون سازی کرے گی تاکہ ایسے واقعات کا تدارک کیا جاسکے---

جناب سپیکر: بحث کا ٹائم ہے اور بحث شروع ہو چکی ہے جو خواتین اس بحث میں حصہ لینا چاہتی ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں-

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): خواتین کو جائیداد سے حصہ دلانے کے لئے تجاویز اس ایوان کے سامنے پیش کی جائیں گی تاکہ خواتین کو باقاعدہ ان کا حصہ تقسیم کر کے دیا جاسکے اور تقسیم جائیداد کے طریق کار کو سہل بنایا جائے گا-وراثت کی صورت میں تقسیم جائیداد پر سٹمپ ڈیوٹی معاف کی جائے گی تاکہ خواتین کو ان کا حصہ آسانی سے مل سکے-سرکاری ملازمتوں میں خواتین کا کوٹا پانچ فیصد سے بڑھا کر پندرہ فیصد کر دیا جائے گا اور خواتین کو مختلف بورڈ، کمیشن، باڈیز اور اتھارٹیز میں نمائندگی دی جائے گی، مختلف سرکاری دفاتر، باڈیز جہاں پر ملازمت پیشہ خواتین کام کر رہی ہوں گی وہاں Day Care centres بنائے جائیں گے-پنجاب حکومت اخوت کے ذریعے کاروبار کے لئے پچاس ہزار روپے تک بلا سود دے رہی ہے وہ اگلے سال بھی دیا جائے گا---

کورم کی نشاندہی

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے-

جناب سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو چکا ہے-اپوزیشن نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے-گنتی کی جائے-

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 12-مارچ بروز سوموار سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے-